SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, March 02, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty three minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وھو الذی یقبل التوبة عن عباد ہ و یعفوا عن السیأت و یعلم ما تفعلون۔ و یستجیب الذین أمنوا و عملوا الصالحات و یذید ھم من فضلہ و الکافرون لھم عذاب شدید۔ و لو بسط اللہ الرزق لعبا دہ لبغوا و فی الا رض و لٰکن ینزل بقد ر ما یشا ء انہ بعباد ہ خبیر بصیر۔ و ھوالذی ینزل الغیث من بعد ما قنطو و ییشر رحمتہ و ھو الولی الحمید۔

ترجمہ، اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور (ان کے) قصور معاف فرماتا ہے اور جو تم کرتے ہو (سب) جانتا ہے ۔ اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کئے (ان کی دعا) قبول فرماتا اور ان کو اپنے فضل سے بڑھاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اگر خدا اپنے بندوں کے لئے رزق میں فراخی کر دیتا تو زمین میں فساد کرنے لگتے لیکن وہ جس

قدر چاہتا ہے (اندازے) کے ساتھ نازل کرتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتا (اور) دیکھتا ہے۔ اور وہی تو ہے جو لوگوں کے نا امید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا اور اپنی رحمت (یعنی بارش کی برکت) کو پھیلا دیتا ہے۔ اور وہ کارساز (اور) سزاوار تعریف ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Question Hour. Question No. 81, Major Mukhtar Ahmed Khan Sahib.

81. *Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock to state:

(a) whether it is a fact that the Green Tractor Scheme has been launched in the Punjab Province and the Manufacturers have been directed to deliver the tractors to the farmers belonging Punjab on priority basis; and

(b) whether it is also a fact that the supply of tractors to other provinces, particularly, to NWFP have been stopped, if so, its reasons?

Mian Abdul Sattar Laleka: (a) It is correct that Government of the Punjab has launched Green Tractor Scheme for farmers in the Province of Punjab. However Federal Government is planning to provide 1000 tractors in Balochistan with the subsidy element of Rs. 100,000/- unit. As regards instructions to Tractor manufactures for delivery of tractor on priority basis, this Ministry has not issued such directives.

(b) No such instructions have been issued by this Ministry.

Mr. Chairman: Supplementary question?

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان: سر، یہ سوال اس لئے پوچھا گیا ہے because I will just give a little introduction to listeners so that it is understood. کیونکہ یہ ٹریکٹر

سپلائی کرنے کا جو طریقہ ہے وہ ایک تو dealers کا ہوتا ہے جو کمپنی کے ڈیلرز ہوتے ہیں اور دوسرے ADBP کے ذریعے ہوتا ہے۔ اب ڈیلرز کی بھی یہی complaint تھی کہ جب سے green tractors scheme پنجاب میں نافذ کی گئی ہے یا دی گئی ہے اس وقت سے باقی صوبوں کو سپلائی slow کر دی گئی ہے because on priority basis زیادہ تر ٹریکٹرز اس سکیم کے ذریعے دے رہے ہیں اور یہی بات ADBP سے بھی پتہ چلی ہے۔ اب منسٹر صاحب کا جواب جو محکمہ کی طرف سے ہے اس میں وہ کہتے ہیں کہ اس طرح نہیں ہے تو ان کے پاس غالباً figures تو ہوں گے۔ So, I will ask him کہ corresponding period 1997 سے جون ۹۸ تک ' for instance February اس سال فروری ۹۹ تک کتنے ٹریکٹر ز سپلائی ہوئے ہیں ان provinces کو؟

Mr. Chairman: Minister for Food and Agriculture.

Mian Abdus Sattar Laleka : Sir,

معزز سینیٹر کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ADBP والے جو booking کرتے ہیں وہ بھی through dealers ہی کرتے ہیں - یہ نہیں ہے کہ ADBP کی direct booking کی جاتی ہے۔ It is always through the dealers. جو credit provide کرتے ہیں وہ بھی through the dealers ہوتا ہے جو لوگ cash پر لیتے ہیں وہ بھی through dealers لیتے ہیں۔

اس میں problem یہ ہے اس وقت کہ جو demand ہے وہ supply کو match نہیں کرتی - اس وقت جو booking ہے وہ تقریباً ۲۴۱۹۹ ٹریکٹرز کی ہے اور جو delivery ہے وہ ۹۸۷۴ ٹریکٹرز کی ہے۔ اب انہوں نے figure پوچھی ہے کہ from June to February تو تقریباً ۲۰۵ ٹریکٹرز NWFP کو سپلائی ہوئے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان: ٹھیک ہے جی اگر ۲۰۸ ہوئے ہیں تو اس سے پچھلے سال کتنے سپلائی ہوئے اسی period میں ' اس سے غالباً پتہ چل جائے گا کہ آیا سپلائی slow ہوئی ہے کہ نہیں That is the aim میں تو یہ کہتا ہوں کہ جب یہ گرین ٹریکٹرز کی سکیم شروع ہوئی تو priorities تھوڑی سی بدل گئیں۔ میرا یہی مقصد تھا سوال کا۔

Mr. Chairman: Minister for Food and Agriculture.

Mian Abdus Sattar Laleka: Sir, I don't have the exact figures, to be very frank. But percentage wise there is hardly any difference.

Mr. Chairman: Akram Shah Sahib.

جناب اکرم شاہ خان ، شکریہ جناب چیئرمین ! یہاں جواب میں بھی ذکر کیا گیا ہے اور محترم وزیر اعظم صاحب تشریف لائے تھے تو وہاں بھی انہوں نے چند دن پہلے اعلان کیا' TV پر بھی اعلان ہوا ہے کہ اس سکیم کے تحت ہمارے صوبے کو بھی ایک ہزار ٹریکٹر انہوں نے دیئے ہیں۔ میرا آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ ان ایک ہزار ٹریکٹرز میں سے اب تک کتنے ہمارے صوبے کو مل چکے ہیں؟

میاں عبدالستار لالیکا، سر' یہ جو over and above the prices سبسڈی دی جاتی ہے' چاہے provincial government دے یا Federal Government کی طرف سے دی جائے ' بلوچستان میں یہ subsidy دی گئی ہے Federal Government کی طرف سے۔ تو ہم maximum time دیتے ہیں - پہلے لوگوں کی applications invite کرتے ہیں - پھر اس کے بعد ان applications کو process کیا جاتا ہے کہ آیا ان لوگوں نے پہلے تو ٹریکٹر نہیں لیا ہوا ' اس کے بعد scrutiny committee ان کو scrutinise کر کے جو درخواستیں ہوں۔ اور جن لوگوں کے نام they are prepared for the ballot and they would be got balloted ballot میں نکلیں گے ان کو ٹریکٹر سپلائی کر دیئے جائیں گے۔

Mr. Chairman: Ehsanul Haq Paracha Sahib.

جناب احسان الحق پراچہ ، جناب چیئرمین ' میں وزیر موصوف سے یہ سوال کرنا چاہوں گا کہ دوسرے صوبوں میں تو فی الحال Prime Minister's Green Tractor Scheme شروع نہیں ہوئی لیکن پنجاب میں بھی جو ADBP booking کے ذریعے ہوئی ہے ' جن لوگوں نے book کرائے ہیں ۳'۲ ماہ ' ۴'۳ ماہ ہوگئے ہیں لیکن delivery نہیں مل رہی ' اس کے لئے کوئی سد باب کریں گے جی؟

Mr. Chairman: Minister for Food and Agriculture.

Mian Abdus Sattar Laleka: What the honourable Senator is saying, he is correct in that.

میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ جو اس وقت booking ہے وہ تقریباً ۴۲۳۰۰ کی ہے اور جو deliveries ہوئی ہیں وہ ۹۸۰۰ ہیں so, that is the backlog. I admit that اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ manufacturers اپنی capacity کچھ بڑھائیں۔

Mr. Chairman: Safdar Abbasi Sahib.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! لالیکا صاحب اگر ناراض نہ ہوں تو میں یہ کہوں کہ یہ جو manufacturers ہیں ان میں سے جو major manufacturers ہیں وہ اس حکومت کے blue eyed boys ہیں کیونکہ ADBP کی طرف سے booking ہو رہی ہے لیکن ان کو delivery نہیں ہو رہی۔ اگر آپ مارکیٹ میں چلے جائیں تو وہی ٹریکٹر ۵۰ ہزار یا ایک لاکھ روپے زیادہ میں مل رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ADBP کی طرف سے جو drafts ' چاہے وہ کسی بھی گورنمنٹ کے ہوں لیکن جو باقاعدہ drafts جمع ہوئے ہیں لوگوں کی طرف سے tractor dealers کے پاس ' ان کو بھی ٹریکٹر نہیں مل رہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب مارکیٹ میں ٹریکٹر available ہے ' چاہے لوگ ایک لاکھ یا پچاس ہزار زیادہ دے کر خرید رہے ہیں تو ADBP کی طرف سے جو booking ہے اس پر ٹریکٹر کیوں deliver نہیں ہو رہے؟

Mr. Chairman: Minister for Food &Agriculture.

میاں عبدالستار لالیکا: جناب جیسے کہ آپ کو پتہ ہے کہ farming sector میں credit کی ہمیشہ کمی رہی ہے۔ ہم نے اس کو 12 billion سے raise کیا 30 پر ۔ پھر 30 سے 40 billion کیا ۔ تو normally this has been a practice in the past, rightly as Dr. Safdar Abbasi has pointed out کہ زمیندار credit پر بھی ٹریکٹر لے لیتے ہیں تو because they are in the need of money , they go and sell that tractor in the open market تو open market میں تو پہلے بھی بکتا تھا ' اب بھی بک رہا ہے۔ کوشش ہماری یہ ہے کہ جو cash payment پر ہے اور جو credit پر ٹریکٹر ہے through ADBP اس میں وہ اپنا توازن قائم رکھے۔

Mr. Chairman: Next Question No. 82 Major Mukhtar Ahmed Khan

Sahib.

82. ***Maj. (Retd) Mukhtar Ahmed Khan:** Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the tractors of various makes are being supplied to the farmers of Punjab at a price as low as Rs. 100,000/- against the prevalent market price and the difference in price is being paid/will be paid by the Federal Government; and

(b) whether it is also a fact that such schemes have also been announced by the Prime Minister for Balochistan and FATA; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to launch such a scheme in NWFP?

Mian Abdul Sattar Laleka : (a) No. There is no Federal scheme to supply tractor at concessional prices to farmers of Punjab.

(b) The Prime Minister has announced a schemem for supply of 1000 tractors to Balochistan at concessional prices.

(c) So far there is no such scheme for NWFP.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان: جناب ! جیسا کہ جواب میں آیا ہے کہ ایک لاکھ روپے سے کم قیمت پر گرین ٹریکٹر پنجاب میں مل رہے ہیں ' بلوچستان میں بھی اسی طرح کیا۔ اسی طرح فاٹا میں بھی کیا ہے لیکن باقی دو صوبوں میں یہ ٹریکٹر نہیں دیئے گئے۔ اب جناب پنجاب میں آٹا بھی subsidised ہے - پنجاب میں ٹریکٹر بھی subsidised ہو گیا۔ آخر آپ ہمارے لئے کیا کر رہے ہیں؟ ہم جب یہ بات کرتے ہیں it smacks of provincialism basically because that is how they look at us. Even now they are smiling, all of them لیکن یہ بات نہیں ہے جناب۔ انہوں نے ایک بھی مراعت ہمیں نہیں دی۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ جیسے آج

کل کہا جاتا ہے کمپیوٹر میں کہ compatible بات کریں۔ آپ آٹے پر ، ٹریکٹر پر subsidy دے رہے ہیں۔ ہمیں بھی دیں اپنا بجلی کا حصہ تا کہ ہم اپنے لوگوں کو اس میں subsidy دیں۔ یہ subsidy ہمیں کیوں نہیں دے رہے؟

Mr. Chairman: Minister for Food & Agriculture.

میاں عبدالستار لالیکا: جب میری زلف سیاہ تھی ان کو حسن ہی حسن نظر آتا تھا، جب سفیدی آنے لگی نفرت ہونے لگی۔

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان: یہ بہت نرم چیزیں ہیں۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی کیونکہ ہم "آپ" کی جگہ "تم" سننا چاہتے ہیں۔

میاں عبدالستار لالیکا: جناب میجر صاحب کا جو سوال ہے۔ اس پر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب کوئی provincial government اپنی demand لے کر ہمارے پاس آئے گی اور اگر وہ ہمیں stress کریں گے کہ we don't have the resources اور Federal Government ہمیں اس پر subsidy دے۔ we will definitely look into it. جناب! بلوچستان کی ایک unique situation ہے۔ وہاں ایک تو ٹیوب ویل کی water mining ہے it is very expensive ہزار فٹ سے بیچارے پانی نکالتے ہیں۔ پھر ان کے distances بہت زیادہ ہیں۔ ان کی products کو دور ہونے کی وجہ سے منڈی تک پہنچنے میں دیر ہو جاتی ہے۔ بلوچستان کے اپنے مخصوص مسائل ہیں۔ اس لئے Federal Government نے یہ سمجھا کہ ہم اس کی مدد کریں۔ جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے the Federal Government has not given a penny to the Punjab Government viz a viz any subsidy on tractors. شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: جی سرانجام صاحب۔

جناب سرانجام خان: جناب! پنجاب میں تو ٹریکٹر پر subsidy ملتی ہے، بلوچستان کو بھی مل جاتی ہے۔ بجلی ہماری ہے اس پر ہم سے fuel adjustment لیا جاتا ہے۔ تو کم از کم اتنا تو کریں۔ پھر ہم بھی compensate ہو جائیں گے۔ کم از کم فرنٹیئر سے تو fuel adjustment نہ لیں کیونکہ بجلی جو fuel سے produce ہوتی ہے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے لیکن کل پاکستان لیول پر جہاں اور لوگوں کو حاصل ہے وہاں فرنٹیئر کو بھی

ہونی چاہیے ۔

Mr. Chairman: Minister for Food and Agriculture.

میاں عبدالستار لالیکا ۔ جناب! جہاں تک سرانجام کہتے ہیں کہ بجلی ہماری ہے تو بھائی بجلی کا وزیر بھی تمہارا ہے ۔ہم اس پر نہیں جاتے ۔جہاں تک سبسڈی کا تعلق ہے-----

جناب سرانجام خان ۔ میں fuel adjustment کی بات کر رہا ہوں ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ جناب وہ واپڈا کے وزیر سے پوچھ لیں۔ پتا نہیں اب وہ ---

جناب چیئرمین ۔ جی یہ ان کے محکمے کا سوال ہے ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ وہ نزدیک ہیں ۔ شاید ان کا لحاظ کرتے ہیں ۔ جناب گزارش یہ ہے کہ سرانجام خان خود زمیندار ہیں

when they will make up a case for subsidy for NWFP, we will definitely do it.

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر حئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب ! شکریہ ۔میرا ایک اصولی سوال ہے وزیر موصوف سے ۔ دیکھیں یہ سارا پاکستان ہے ۔ مسلم لیگ تو اس کی دعویدار بھی ہے ، کہتے ہیں کہ ہم پاکستان بنانے والوں میں سے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ آپ کو کوئی شک ہے اس میں ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ مجھے شک نہیں ہے مگر ان کے عمل پر شک ہے ۔ دیکھیں چیئرمین صاحب! جو بھی ہوتا ہے پنجاب سے ہی ہوتا ہے مثلاً آٹا ، کہتے ہیں جی کہ پنجاب سے۔ اچھا، گرین ٹریکٹر اسکیم پنجاب سے ۔ٹھیک ہے ، پنجاب بھی ہمارا بھائی ہے ، ہمارا وطن ہے ۔ مگر گزارش یہ ہے کہ جب مسلم لیگ کی حکومت پنجاب میں بھی ہے اور فیڈرل لیول پر بھی ہے یعنی وفاقی حکومت بھی ان کی ہے تو کیوں نہ یہ ایسی پالیسی بنائیں ، یہ خود فرماتے ہیں کہ 24000 ڈیمانڈ ہے اور سپلائی کم ہے تو کیوں نہ یہ ایسی پالیسی بنائیں جو یکساں طور پر سب کی ضرورتیں پوری کرے ۔ گرین ٹریکٹر اسکیم پنجاب میں بھی ہو ، بلوچستان میں بھی ہو ، سندھ میں بھی ہو ، پختونخواہ میں بھی ہو تو یہ مسئلہ نہ اٹھے ۔اور پھر ڈلیوری سسٹم بھی یکساں ہو ۔ اب اگر

مارکیٹ میں بلیک مارکیٹنگ ہو رہی ہے تو دوسری جگہ لوگ ابھی تک ڈلیوری کے انتظار میں ہیں۔ آپ یکساں پالیسی نہیں اپناتے۔ آپ کی سوچ اور آپ کے عمل میں بڑا فرق ہے ۔تو میں یہ سوال کروں گا کہ یکساں پالیسی بنانے کے لئے پینتالیس فیصد بلوچستان میں ہے۔ سارا پاکستان گرین ہو سکتا ہے جناب ۔ اگر آپ بلوچستان پر توجہ دیں تو سارا پاکستان گرین ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ سوال پورا کریں ناں یکساں پالیسی بنانے کے لئے ۔سوال پورا کرلیں تاکہ سوال کا جواب آ جائے ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میرا سوال ہے کہ یکساں پالیسی بنانے کے لئے --- پھر آگے کیا کریں ؟ سوال کیا ہے ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ میں جواب دے دیتا ہوں جناب ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں ،نہیں سوال تو کرلیں ناں ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ میں ان کے دل کی آواز سمجھ گیا ہوں جناب ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں ، نہیں ، سوال تو کرلیں ناں ۔ ہمیں بھی تو پتا چلے۔ ہمیں بھی سمجھ آئے کہ سوال کیا ہے ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ میں ان کی زبان سمجھ گیا ہوں جناب ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں ، آپ سمجھ گئے ہیں ہم نہیں سمجھے ہیں ناں ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ میں آپ کو سمجھاتا ہوں جناب ۔

جناب چیئرمین ۔ اچھا سمجھائیں ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ جناب گزارش یہ ہے کہ مجھے نہیں پتا کہ ہم نے بلوچستان میں ---

جناب مصطفیٰ کمال رضوی ۔ ان کی بات تو سن لیں ناں ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ جناب! وہ آپ سے بہت اچھی تقریر کرتے ہیں ۔ آپ ان کی ترجمانی کرتے ہیں ۔آپ خواہ مخواہ ان کی ترجمانی کرتے ہیں ۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی ۔ میری تقریر کو آپ چھوڑیں ، ان کو سوال تو کر لینے دیں ۔

جناب چیئرمین ۔ رضوی صاحب! وہ سمجھ گئے ہیں ۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی ۔ دل کی آواز وہ کیا سمجھتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ وہ سمجھ گئے ہیں کہ یکساں پالیسی کیوں نہیں بناتی گورنمنٹ ۔

Mr. Mustafa Kamal Rizvi: Let him have the point of expressing himself.

جناب چیئرمین ۔ نہیں ، وہ کہہ رہے تھے کہ یکساں پالیسی کیوں نہیں بناتی گورنمنٹ ۔یہ سوال ہے ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ اچھا جی! رضوی صاحب کو ترجمان بنا دیں۔ سن لیں ان کو ۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ ان کو بولنے دیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جی please.

میاں عبدالستار لالیکا ۔ ۔ جناب گزارش یہ ہے کہ جہاں تک بلوچ صاحب نے کہا ہے، اب ہم نے بلوچستان میں فلیٹ ریٹ دیا ہے electricity ٹیوب ویل کے لئے ، آیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم اسے withdraw کرلیں تاکہ یکساں پالیسی ہو جائے ۔نہیں جناب ۔بلوچستان کے اپنے حالات ہیں ۔اس لئے ہم نے وہاں فلیٹ ریٹ دیا ہے ۔تو جناب یہ depend کرتا ہے from place to place جہاں جس کی مشکلات ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب زاہد خان صاحب نے نہیں پوچھا سوال ۔ آپ نے بھی نہیں پوچھا شاہ صاحب ، جی زاہد خان صاحب ۔

جناب محمد زاہد خان ۔ جناب یہ معزز وزیر صاحب کل سے سوالات کے جوابات دے رہے ہیں لیکن ایسے طریقے سے کہ ان کے جوابات سے یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ --- جو صوبائی آمدنی ہے اس کے متعلق آپ یہ بتائیں کہ پنجاب اور دوسرے صوبوں کی آمدنی میں کیا فرق ہے کہ پنجاب ہر کسی کو ہر ایک چیز دے سکتا ہے اور باقی صوبے نہیں دے سکتے ۔ یہ ذرا وضاحت کر دیں ۔ یہ جو لڑائی چل رہی ہے ، دو دن سے لڑائی ہی چل رہی ہے اور یہ لڑائی بڑھتی جارہی ہے ،

بہتر یہ ہی ہوگا کہ آپ صوبائی خود مختاری دے دیں جو حقیقی صوبائی خود مختاری ہے اور اگر آپ نہیں دے سکتے تو آپ بتا دیں کہ ---

جناب چیئرمین - تو اس کا ٹریکٹروں کے ساتھ کیا تعلق ہے - جی جناب اکرم شاہ صاحب - جی فرمایئے -

جناب اکرم شاہ خان - جناب چیئرمین ! جہاں تک ابھی لالیکا صاحب نے فرمایا میں انتہائی مشکور ہوں کہ ان کو ہمارے صوبے کا احساس ہے - جناب گزشتہ جمعرات کو وزیر اعظم صاحب سے ہم ملے تھے انہوں نے پھر رات کو ٹی وی کے خبر نامے میں بلوچستان پر جو عنایتیں کیں ' ایمانداری کی بات ہے کہ وہ اتنی زیادہ تھیں کہ ہمارے لئے ان کو اپنے پاس رکھنے کی جگہ نہیں تھی - اتنی چیزیں ہم لے کر رکھیں گے کہاں پر - اب جناب ! میرا پھر وہی سوال بنتا ہے کہ یہاں پر جو ہزار ٹریکٹرز کا ذکر کیا گیا ہے ' انہوں نے بتایا کہ ہم پہلے جانچ پڑتا ل کرتے ہیں ' درخواستیں جمع کرتے ہیں ' یہ کرتے ہیں ' وہ کرتے ہیں ' تو ظاہر ہے یہ سب صوبوں میں ہی کرتے ہیں، لیکن باقی صوبوں کا یہ سارا process مکمل ہو گیا ' وہاں پر ٹریکٹرز کی ڈلیوری بھی شروع ہو گئی ہے اور لالیکا صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم یہ کرتے ہیں اور درخواست جمع کرتے ہیں- اس کی جانچ پڑتال کرتے ہیں ' فلاں کرتے ہیں - لالیکا صاحب سے میری یہ گزارش ہے کہ آپ مہربانی کر کے یہ بتا دیں کہ اب تک ہمارے صوبے کو کتنے ٹریکٹرز دیئے ہیں ' کوئی نہیں دیئے ہیں - وہ تو انہوں نے کہہ دیا ہے - آپ کب تک ڈلیوری شروع کر دیں گے - ہمیں یقین ہے کہ یہ جو 1000 ٹریکٹرز ہیں' اس کا بار بار لالیکا صاحب نے اعلان کیا ہے کہ ہم بلوچستان کے ساتھ خصوصی رعایت کر رہے ہیں' ہمیں یقین ہے کہ یہ ہمیں نہیں ملیں گے - اسی دن میں نے لالیکا صاحب کی زبانی سنا تھا کہ وہاں پر کسی نے stay order لے لیا ہے یا کیا ہو گیا ہے - لالیکا صاحب سے آپ کے توسط سے میرا یہ سوال ہے کہ وہ ہمیں ٹھیک بتا دیں کہ ہمارے ان 1000 ٹریکٹرز کی ڈلیوری کب شروع ہو گی ' کس ماہ شروع ہو گی کیونکہ سال ختم ہونے والا ہے - یہ ہمیں نہیں ملیں گے -

جناب چیئرمین- وزیر برائے خوراک و زراعت-

میاں عبدالستار لالیکا- جناب والا! گزارش یہ ہے کہ جو دوسرے صوبوں میں سکیم تھی

وہ پانچ ماہ پہلے شروع ہوئی تھی - یہ سکیم پانچ ماہ بعد شروع ہوئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس ماہ جلدی ڈیلیوری شروع ہو جائے گی -

جناب چیئرمین- اگلا سوال نمبر- 83 مختار احمد خان صاحب-

83. *Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the quantity of Urea, DAP, Photassium Phosphate and other fertilizers, separately, supplied to the NWFP since 1.7.1998; and

(b) whether it is a fact that Potassium Fertilizer is not available at present in the said Province, if so, the steps being taken by the Government in this regard?

Mian Abdul Sattar Laleka : (a) Since 1.7.1998, the following quantities of Urea and DAP/TSP fertilizer have been supplied to NWFP :-

Mionth	Quantity in		Tonnes
	Urea	DAP/TSP	Total
July, 1998	---	25	25
Aug., 1998	330	---	330
Sept., 1998	370	---	370
Oct., 1998	---	---	---
Nov., 1998	---	6,620	6,620
Dec., 1998	---	2,507	2,507
Total	700	9,152	9,852

(b) As reported by the Agriculture Development Authority, Peshawar, there is no shortage of Potassic fertilizer in the Province. The consumption of Potassic fertilizer is very low and the Province had a stock of 39

tonnes of Potassic fertilizer on 1st December, 1998. The monthly consumption of the product is 2 to 5 tonnes per month and the available stock of potassic fertilizer will be sufficient for another few months.

جناب چیئرمین- کوئی ضمنی سوال ۔

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان- جناب والا! If you look at (a), I have asked

ڈی that the quantity of Urea, DAP, Potassium Phosphate and other fertilizers,

اے پی پر سوال تو بعد میں آ رہے ہیں اس پر بات کریں گے لیکن NPK کا انہوں نے ذکر نہیں

کیا ہے اور NPK کی shortage ہے اور وہ اس وقت ضروری ہے کیونکہ تمباکو کاشت ہونے والا

ہے یا ہو رہا ہے and this fertilizer is very essential at this time. A few days back

کچھ تو یہ کہتے even it came in the newspaper that there is a dire shortage of NPK.

ہیں کہ قیمت بڑھانے کے لئے may be it is there in the government godown but they

are not giving it. اگر اس طرح ہے تب بھی ایک بات ہے ورنہ مارکیٹ میں it is not freely

available and they much realise کہ یہ fertilizer جو ہے ' یہ تمباکو کی crop کے لئے ہے ۔

یہ وہ crop ہے جس پر فیڈرل حکومت excise duty لے رہی ہے ' so, there will be two

losses, one to the farmers that is to the grower and second to the Federal Government. What does the Minister have to say about this?

Mian Abdul Sattar Laleka: NPK is a combination of three kind of fertilizers. N stands for Nitrogen, P stands for Phosphorus and K stand for

Potassium. اس کی buying جب پرائیویٹ لوگ کرتے ہیں ' it is not necessary that

they go in for a combined formula. Normally separate کر لیتے ہیں ۔ فاسفورس separate

کر لیتے ہیں' نائیٹروجن separate کر لیتے ہیں اور پوٹاشیم separate کر لیتے ہیں ۔ At the

moment پوٹاشیم جو ہے ' جس سے وہ کہتے ہیں کہ تمباکو کی کاشت بہتر ہوتی ہے that is

sulphate of Potash which is essential for the tobacco. Potassium Sulphate is available in the godowns of KDA, thank you sir.

جناب چیئرمین۔ جی کوئی اور سوال ۔ جی ڈاکٹر صاحب آپ نے تو پوچھ لیا تھا ۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! میرا وزیر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ ہمیں بتا سکیں گے کہ یوریا ہے یا ڈی اے پی ہے یا پوٹاشیم ہے، یہ پاکستان میں ہم اپنے کارخانوں سے کتنی حاصل کرتے ہیں اور کتنی ہم باہر سے منگواتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے خوراک و زراعت۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب والا! پوٹاش جو ہے it is entirly imported یوریا۔ ہم پہلے اپنی تقریباً نوے فیصد need ملکی کارخانوں سے پوری کرتے تھے ۔ ہماری یوریا کی total requirement تقریباً 38 لاکھ ٹن per year ہے اور Phosphate fertilizer کی ضرورت تقریباً دس اور گیارہ لاکھ ٹن کے درمیان ہے تو by the end of this month we will be self sufficient in urea چونکہ ایک نیا پلانٹ جو production میں آیا ہے ۔ that is Fauji Jordan فوجی جارڈن جو ہے وہ ساڑھے چار لاکھ ٹن phosphatic fertilizer produce کرے گا ، ساڑھے چار لاکھ ٹن وہ یوریا produce کرے گا ۔ اسی طریقے سے ہمارا ایک پاک امریکن پلانٹ ہے ۔ اس کی capacity کو ہم نے بڑھایا ہے ۔ وہ تقریباً تین لاکھ ٹن produce کرے گا ۔ اس ماہ مارچ کے آخر تک ہم یوریا میں self sufficient ہو جائیں گے ۔ جہاں تک ہماری phosphatic fertilizer کی import ہے یا جو ہمارا خرچہ ہے پہلے تقریباً 3 لاکھ ٹن NP یعنی 23 نائٹروجن، 23 فاسفورس، produce ہوتا تھا پاک عرب ملتان میں ، اب فوجی کی کیونکہ ساڑھے چار لاکھ کی capacity add ہو جائے گی، تو تقریباً ہمیں پانچ لاکھ ٹن DAP باہر سے درآمد کرنی پڑے گی۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Next question No. 84, Dr. Safdar Ali Abbasi. .

84. *Dr. Safdar Ali Abbasi : Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the number of consignments of wheat imported since February, 1997 indicating also the quantity and rate of each consignment; and

(b) the name of compaines to which the countract for transport of each of the said consignment was granted indicating also the freight charged.

Mian Abdul Sattar Laleka : (a) Total number of consignments of wheat imported/being imported since. February, 1997 are seventeen. Details are as under :-

S.No.	Date of Purchase	Qty. in tons	Average Rate	
			FOB $ PMT	C&F $PMT
1.	17.02.97	450,000	154.40	188.53
2.	07.05.97	329,000	171.01	194.48
3.	29.05.97	400,000	172.00	189.08
4.	26.06.97	500,000	144.51	166.37
5.	29.07.97	500,000	153.33	172.71
6.	29.08.97	200,000	153.72	176.82
7.	12.09.97	155,815	152.81	180.56
8.	15.09.97	50,000	155.00	172.48
9.	25.09.97	600,000	157.89	176.80
10.	23.10.97	250,000	148.05	170.43
11.	18.11.97	100,000	144.71	165.87
12.	26.11.97	500,000	144,68	162.85
13.	23.12.97	250.000	136.21	157.66
14.	16.07.98	500,000	103.47	118.68
15.	02.09.98	300,000	100.00	111.70
16.	29.09.98	500,000	109.78	128.04
17.	09.12.98	250,000	119.38	130.12

(b)

S.No.	Name of Shipping Companies	Average Freight Rate $ PMT
1.	PNSC	34.13
2.	Euro/Noble/Star/PNSC	23.47
3.	Euro/Star/PNSC/Accord	17.08
4.	Euro/Ned/PNSC/INC	21.86
5.	Euro/Ned Star/Accord	19.38
6.	Star/Ned	23.10
7.	Ned/Potomac	27.75
8.	PNSC	17.48
9.	Star/Ned/Accord	18.91
10.	Euro America	22.38
11.	Euro/Star/Noble Chartering	20.96
12.	Euro/Star/Ned/Noble	18.17
13.	Star/Euro	21.45
14.	Euro/Star/Ned	15.21
15.	Ned/Noble/Star/INC	11.70
16.	Ned/Euro/Star	18.26
17.	INC/Euro/Noble/Ned	10.74

Mr. Chairman: Any supplementary? Yes Dr. Safdar Ali Abbasi.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی- جناب میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ حکومت نے 97
onward wheat کی کتنی shipments منگوائی ہیں اور Shipping Companies جن کے through
import ہوئی ان کے نام کیا ہیں؟ میں جب اوپر سے نیچے تک نظر ڈالتا ہوں تو صرف Star
Shipping کے ہی مجھے نام نظر آتے ہیں، تقریباً 11 consignments Star Shipping کے

Star گورنمنٹ نے import کئے ہیں۔ میں لالیکا صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ through Shipping کے ذریعے total کتنی wheat import ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی لالیکا صاحب۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب عباسی صاحب نے جو سوال کیا ہے اس میں ہم جو بھی wheat کے لئے tender کرتے ہیں تو it is on FOB basis. اس کے بعد freight کے لئے ہمارا علیحدہ tender ہوتا ہے، تو freight کے tenders میں on merit, یہ وہاں ہماری Embassy میں ہوتا ہے ' ایک، دو، تین، چار جس نمبر پر بھی آئیں وہ اس میں آتے ہیں۔ جو ٹوٹل ہیں ' جتنے بھی ہیں ان کے ساتھ جتنی بھی requirement ہے ' اس کا ہم نے corresponding table دیا ہوا ہے تو اس break up سے اندازہ ہو گا کہ اگر وہاں پانچ competitors ہیں تو Star Shipping کو پانچواں حصہ آیا ہوگا۔ اگر مثال کے طور پر نمبر 4 پر Star Shipping نہیں ہے ' نمبر 5 پر اگر 4 competitors ہیں تو چوتھا حصہ، نمبر 6 پر اگر دو ہیں تو آدھا۔ تو اسی طریقہ سے ہم break up کر دیتے ہیں .according to the tenders

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میں نے صاف ستھرا سوال کیا تھا ' میں نے یہ پوچھا تھا کہ Star Shipping کے ذریعے کتنی امپورٹ کی ہے اور میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ میں کسی دن Euro اور Noble کی background آپ کے پاس لے آؤں گا کہ Euro اور Noble کون ہیں ' وہ بھی اسی سے ملتے جلتے ہوں گے۔ میں صرف آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ Star Shipping کے ذریعے آپ نے کتنی total quantity import کی ہے ' مجھے یہ جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی لالیکا صاحب۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب in the past years, we had to import 4.5 million tons اور اللہ کے فضل سے ہم نے جو package 1997 میں دیا اس کے نتیجے میں ہماری جو wheat requirement تھی it came down. وہ تقریباً 1.8 پر آ گئی ہے۔ اب وہ حساب کتاب کا question کرنا چاہتے ہیں ۔میں calculator سے تو calculate کر سکتا ہوں لیکن دوسری بات میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ہم نے freight میں اچھی saving کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ unlike past we are not importing wheat. جہاں ہم نے freight کے لئے کوئی اپنا ایجنٹ مقرر کیا '

مثال کے طور پر ماضی میں ایک Universal Shipping تھی اس کے مالک تھے ڈاکٹر عبداللہ یار ' اب freight کی tendering کرنے کے لئے ان کو engage کیا گیا تھا۔ ڈھائی percent تو Universal Shipping لیتی تھی' ہم نے وہ element اس میں سے نکال لیا۔ جب ہمارا سٹاف وہاں ہے تو ڈھائی percent ہم کس چیز کا دیں ۔ تو ہماری جو freight کی average ہے it is lower than the past years. شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جناب شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود۔ جناب وزیر صاحب نے ابھی بتایا Universal Shipping کے متعلق جس کے بارے میں سوال ہی نہیں تھا 'انہوں نے بتایا کہ کوئی ڈاکٹر عبداللہ یار اس کے ownerہیں۔ تو یہاں پر جو ان کا reply ہے وہ Star کے بارے میں ہے۔ ان کو ضرور پتا ہو گا کہ Star کا owner کون ہے یا Star کا major shareholder کون ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی لالیکا صاحب۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب normally ہم کسی owner کی طرف توجہ نہیں دیتے ہم کمپنی کی طرف توجہ دیتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ان کی بات سن لیں۔ جواب سن لیں پھر دوبارہ سوال کریں ' اس طرح یکدم شور میں کچھ پتا نہیں چلتا۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ شفقت محمود صاحب کو آپ کے توسط سے میں کہتا ہوں کہ وہ خاطر جمع رکھیں ۔ میں middle of the road جواب نہیں دوں گا اور نہ ہی میں middle of the roadہوں۔ جناب ! ہم اس میں دیکھتے ہیں کہ .who is the lowest bidder اگر lowest bidder میں Star آتی ہے ---

(مداخلت)

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب سن لیں۔ حوصلہ پیدا کریں ' شفقت صاحب ! آپ تو بڑے حوصلے والے لوگ ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ Star lowest آئی ہے ' ہم نے merit پر tender

دیا ہے ' کسی shipping agent کے through نہیں دیا۔ Star Shipping کے مالک ہیں شیخ سعید ' middle of the road جواب نہیں دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب احسان الحق پراچہ صاحب۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ جناب چیئرمین صاحب! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھوں گا کہ آج تک ان کو پتہ نہیں ہے کہ سٹار کے مالک کون ہیں۔ اس کا جواب defer کر دیا جائے اور میں گزارش کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ انہوں نے جواب دے دیا۔ آپ کے ساتھی شور اتنا ڈالتے ہیں کہ سمجھ ہی نہیں آتا۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میں لالیکا صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ شیخ سعید صاحب وہی ہیں جن کی وجہ سے ہمارے United Kingdom کے Ambassador ہمایوں صاحب کی transfer ہو گئی تھی۔

جناب چیئرمین۔ یہ Foreign Affairs کا سوال ہے اس کا نہیں۔

OK Next Question No. 85, Safdar Abbasi Sahib, answer taken as read supplementary question.

85. *Dr. Safdar Ali Abbasi : Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the number of consignments of Urea imported by the Government since February, 1997 indicating also its tonnage and rate and the names if importers?

Mian Abdul Sattar Laleka : Since February, 1997 the Government has imported a total quanity of 205,000 M/tons of Urea fertilzer through five contracts spread over eight consignments. Details about tonnage, rate and names of importers, are at Annex-A.

ANNEXURE-A

DETAILS OF IMPORTED UREA FERTILIZER SINCE FEBRUARY, 1997

No.of consignment/ Contract No. & date	Variety	Quantity (Tonnes)	Rate (US$)	Supplier/ Importers
1.FID-Iproc-2-215/5 dated 27.9.1997	UREA	60,000	i)133.23 ii)133.74	M/s.Ameriopa AG, Switzerland
2.FID-Proc-2-216/6 dated 27.9.1997	UREA	65,000	i)133.23 ii)133.45 iii)134.65	M/s.Toepfer Int'l, Singapore.
3.FID-Proc-2-217/7 dated 10.10.1997	UREA	25,000	136.35	M/S.Cargil B.V, Netherland.
4.FID-Proc-2-226/12 dated 27.6.1998	UREA	25,000	116.96	M/s. Toepfer Int'l,Singapore
5.FID-Proc-2-251/15 dated:29.12.1998	UREA	30,000	94.50	M/s.Trimax, London.
TOTAL:		205,000		

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب یہ جو اعداد و شمار ہمارے سامنے آئے ہیں یوریا کی امپورٹ کے بارے میں، جو ہمارا سیزن تھا خریف اور ربیع کا 1997-98, اس میں ستمبر اکتوبر آتا ہے، اس میں تقریباً Urea Import ہوئی کوئی ڈیڑھ لاکھ ٹن لیکن جناب! یہ سیزن جو current چل رہا ہے 1998-99, اس میں صرف امپورٹ ہوئی ہے 55ہزار ٹن، تو جناب میں سمجھتا ہوں کہ لالیکا صاحب سے غلطی ہوگئی ہے، انہوں نے کم امپورٹ کی ہے جس کی وجہ سے آجکل یوریا کی shortage ہے پورے ملک کے اندر۔

Mr.Chairman: Yes, Minister for Food and Agriculture.

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب صفدر میرے بھائی ہیں، یوریا کی کوئی shortage نہیں ہے۔ Urea is under selling اور میں latest price بھی بتا دیتا ہوں کہ Urea is under selling at the prices between three hundred and three hundred and fifty.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے، جی جناب قائم علی شاہ صاحب۔

سید قائم علی شاہ ۔ جناب وزیرصاحب نے جو کہا ہے کہ یوریا تین سو میں مل رہی ہے، سندھ میں یوریا ساڑھے چار سو روپے میں مل رہی ہے ۔وزیر موصوف کو شاید پتہ نہیں ہے ۔ آپ وہاں سے پتہ کرلیں کہ کتنے میں مل رہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب unluckily میں اور میرا دوست صدیق کانجو پچھلے پچیس سال سے خود کاشت کر رہے ہیں۔ ہمارے بیٹے خود زمینوں پر کام کرتے ہیں۔ ہمارے بیٹے، خود purchase کرتے ہیں، ہم ہاریوں کے ذریعے نہیں خریدتے اور مجھے کل کا پتہ ہے کہ کل کا ریٹ 320 and 350 کے درمیان تھا ۔ کیونکہ ہماری آخری shipment کی جو transfer price ہے وہ 292 روپے ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں سندھ میں ساڑھے چار سو روپے ہے ۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب وہاں تو اور سستی ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں وہاں اور سستی ہے ۔بہرحال آپ یہاں سے خرید لیں

لالیکا صاحب کے علاقے سے۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ قائم علی شاہ صاحب جب آئیں سر آنکھوں پہ۔

جناب چیئرمین۔ جی راشدی صاحب نے نہیں پوچھا ' جی راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب! ان کے بچے جہاں سے fertilizer لیتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ وہ ان کے فرزند ہیں ' بیوپاری کو معلوم ہے کہ وہ ان کے فرزند ہیں۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جی وہ بیس سال سے یہ کام کر رہے ہیں اس وقت بھی وہ میرے فرزند تھے اب بھی میرے فرزند ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ شکریہ جی ' میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ گندم ہم ٹنوں کے حساب سے باہر سے منگواتے ہیں اور کھاد بھی۔ میرا ان سے یہ ضمنی سوال ہے آپ کے توسط سے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور آئندہ آنے والے کتنے برسوں میں یہ پاکستان کو خوراک ' ادویات اور یوریا وغیرہ میں خود کفیل بنائیں گے اور ان کو ضرورت نہیں پڑے گی زرمبادلہ خرچ کرنے کی۔ یہ بتا سکیں گے کہ کتنے عرصے میں یہ ممکن ہے' ان کی کیا پالیسی ہے۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب! fertilizer پر تو میں نے پہلے آپ کو بتا دیا ہے کہ ہماری جو requirement ہے اتنی production ہو جائے گی by the end of March this year. ' Fertilizer میں 50% of the requirement will be produced locally and against 10% in the past. اس میں کمی لائی گئی ہے۔

Mr.Chairman: Ok. Next, No.92,OK, Yes , Rizvi Sahib.

جناب مصطفیٰ کمال رضوی۔ جناب شکریہ بہت بہت آپ کا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر سندھ میں یوریا خریدنی ہے تو ہمیں یہ سمجھ میں آیا ہے کہ لالیکا صاحب کے صاحبزادوں کے ذریعے خریدی جائے۔ قائم علی شاہ صاحب نے جس طرح کہا کہ یوریا چار سو روپے کی بک رہی ہے وہاں پر تو اگر ان کے through خریدیں گے تو وہ تین سو یا جو بھی انہوں نے قیمتیں بتائی ہیں اس پر ملے گی۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ لالیکا صاحب بتائیں گے جیسا کہ انہوں کہا کہ بیس

سال سے میرا بیٹا کاشت کاری کرتا ہے تو اس کی عمر کیا ہے۔

Mr. Chairman: This is very personal question.

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب میں جواب دیتا ہوں۔ یہ ذاتی الزام ہے۔ جناب مسلم لیگ کسی بھتے پر یقین نہیں رکھتی۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی۔ جناب والا! I am not making any allegation میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ .Urea should be bought through Laleka's son

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب والا! اگر انہوں نے یوریا خریدنی ہے اور جیسے یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نیا کاشتکاری میں آیا ہوں، اللہ انہیں ترقی دے اور یہ مزید آئیں کاشتکاری کی طرف۔ جناب والا! ایک ایجنسی جسے SASO کہتے ہیں اس کے پاس پچاس ہزار ٹن DAP stock میں موجود ہے اور 65000 ٹن یوریا موجود ہے۔ یہ ساسو کے کسی Depot پر جائیں، سندھ گورنمنٹ کی یہ ایجنسی ہے۔ اگر انہیں مشکل ہے تو میں اس کے تدارک کے لئے حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین۔ اسلام الدین شیخ صاحب۔

جناب اسلام الدین شیخ۔ شکریہ جناب چیئرمین! میرا تعلق بھی سندھ سے ہے اور اتفاق سے agriculture کے معاملات سے میرا تعلق ہے۔ میرے خیال میں میرے محترم بھائی قائم علی شاہ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ یوریا فی بوری سندھ میں 315 ,320 ,330 کے حساب سے مل رہی ہے اور جس قدر چاہیں اتنی مل جاتی ہے۔ میں یہی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین۔ جی خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور۔ جناب چیئرمین! لالیکا صاحب، ماشا اللہ بہت چمک رہے ہیں۔ وہ تو اب دل کی بات بھی جان گئے ہیں اور ان کو غیب کا علم ہو گیا ہے، یہ بڑی اچھی بات ہے لیکن اس چیز کا علم ان کو کیوں نہیں ہو سکا جیسے انہوں نے خود کہا کہ بلوچستان میں اس کا ریٹ ساڑھے چار سو روپے سے ایک پیسہ بھی کم نہیں ہے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ آٹے کا بھاؤ پنجاب میں کم ہے اور سرحد اور بلوچستان میں زیادہ ہے۔ اس پر لالیکا صاحب اپنے دل کو ٹٹول لیں کہ کھاد کا ایک ریٹ پاکستان میں کیوں نہیں ہے۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب والا! خدائے نور صاحب ہمارے پرانے ساتھی اور بزرگ ہیں' میں ان کی بڑی قدر کرتا ہوں ۔ پتا نہیں ان کو بلوچستان گئے ہوئے کتنے دن ہو گئے ہیں ' سینٹ کو شروع ہوئے کافی دن ہو گئے ہیں ۔ میں پرسوں شام چھ بجے بلوچستان سے یہاں پہنچا ہوں یہ میری عادت ہے کہ جب میں کسی صوبے میں جاتا ہوں تو I do check the depots, I go in the field اور وہاں جا کر حالات سے آگاہ رہتا ہوں ۔ بلوچستان کا ریٹ ' سندھ سے بیس روپے زیادہ ہے because of the transportation اور ساڑھے تین سو روپے کے قریب وہاں یوریا بک رہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال نمبر 92 ' سیف اللہ پراچہ صاحب۔

92. ***Mr. Saifullah Khan Paracha :** Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state :

(a) the details of the works done so far by the DAIRY and LIVESTOCK DEVELOPMENT BOARD (DLDB), specially for introducing the AUSTRALIAN SHAIWAL FREISIAN breed of cattle in Pakistan ; and

(b) the details of the works done by DLDB so far for increasing meat production in Pakistan of cattle, buffalo, goat, sheep, poultry, inland fish and marine fish?

Mian Abudl Sattar Laleka : (a) The National and Dairy Development Board has been constituted recently and it is being provided necessary staff and funds. It is expected that the Board will initiate development work at full swings during the financial year 1999-2000.

(b) --do--

Mr. Chairman: Any Supplementary question. No question. OK, next Question No.93, Iqbal Haider.

93. ***Syed Iqbal Haider :** Will the Minister for Food, Agriculture and

Livestock be pleased to state :

(a) the amount of annual budget and the administrative expenditures of the Pakistan Oil Seeds Development Board during 1996-97, 1997-98 and 1998-99, separately ;

(b) the number of persons working in the said Board with grade-wise break up; and

(c) the functions and obligations of the Board?

Mian Abdul Sattar Laleka : (a) Year-wise budget and administrative expenditure are as follows.

Rs. in Million

Year	Budget	Expenditure
1996-97	61.341	48.708
1997-98	53.224	46.086
1998-99	48.298	26.808
		(as on 31-11-98)

(b) Information is at Annexure-I.

(c) Information is at Annex-II

Annexure-I

LIST OF OFFICERS/OFFICIALS WORKING IN PODB

SL No.	Name of Posts	BPS	Numbe of Persons
1.	Director	19	05
2.	Dy. Director/Sr. Scien Officer	18	22
3.	Assistant Director/Scientific Officer/Research Officer	17	18
4.	Field Officer	17	05

5.	Field Officer/Admn. Officer/ Statistical Officer/Assistant Accounts Officer/PA	16	57
6.	PA/Assistant Accountant	15	06
7.	Stenotypist/Field Assistant	12	10
8.	Assistant/Electrician	11	16
9.	Field Assistant	08	02
10.	Electrician/Technician/ Mechanic	06	11
11.	Lower Division Clerk	05	28
12.	Driver/DR	04	36
13.	Plant Operator	03	01
14.	Naib Qasid/Chowkidar/Beldar	01	68
		Total :	285

Annexure-II

MAJOR FUNCTIONS AND OBLIGATIONS OF PAKISTAN OIL SEED DEVELOPMENT BOARD

(i) provide a national forum for coordination and policy formulation and to serve as an information centre for oilseed sector in the country.

(ii) promote, in collaboration with all the Provincial Governments, oilseed crops and oil-yielding plants and trees with the ultimate aim of substituting the edible imports;

(iii) support, frame and implement projects for oilseed and edible

oil -yielding crops, plants and trees, through research and studies;

(iv) provide technical and financial support to the federal and provincial institutions, engaged in the promotion and production of oilseed crops;

(v) encourage the private sector and growers involved in research and development in the oilseed sector;

(vi) prescribe quality standards of edible oils;

(vii) develop human resource through training and higher education;

(viii) collect, compile and maintain statical data in the oilseed sector; and

(ix) perform any other function as the Federal Government may assign to it from time to time.

Mr. Chairman: Yes, supplementary question.

جناب شفقت محمود ۔ جناب والا ! یہاں جو functions and obligations of Pakistan Oil Seeds Development Board دیئے گئے ہیں ، میں نے ان کو بڑے غور سے دیکھا ہے اور وہاں پر مجھے کوئی ایسا function نظر نہیں آیا جس میں لکھا ہو کہ Pakistan Oil Seeds Development Board کاشتکاروں کو cash loan بھی دے گا۔ یہاں نمبر 5 میں دیا گیا ہے کہ encourage the private sector and growers involved in research and development in the oil seed's sector. I don't know whether this means to give cash money to growers. So my question is.....

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب کی آواز سنائی دی)

Mr. Chairman: So, the House is adjourned for 15 minutes for Maghrib prayers.

(The House then adjourned for 15 minutes for Maghrib prayers.)

[The House re-assembled after Maghrib prayers with

Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair]

Mr. Chairman: We were on question No. 93. Shafqat Mehmood Sahib.

جناب شفقت محمود۔ میں نے شروع میں کہا تھا کہ جو Question No. 93 کا answer ہے اس میں Pakistan Oil Seeds Development Board کے جو اغراض و مقاصد بیان کئے گئے ہیں ان میں یہ کہیں نہیں لکھا ہوا کہ Oil Seeds Development Board, farmers کو قرضے بھی دے گا بلکہ پیرا۔5 میں لکھا ہے۔

encourage the private sector and growers involved in research and development in the oil seed sector. Now sir, I would like to ask the honourable Minister that is it a fact that in the last five or six years not just in the last two years, the Oil Seeds Development Board has extended large amounts of money to some growers for the development of oil seeds? Is it also a fact that those growers have defaulted from paying this money back and is it also a fact that the Ministry so far has not taken any notice of who were the officials involved in giving these loans or has taken any action against those people who have taken these loans to my information, over 17 crores, may be I have the wrong figure but a very large figure which has been used for giving loans to the farmers? Would the Minister like to clarify this?

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب والا! جب سے ہماری حکومت آ ئی ہے ہم نے ایسی تمام activities بند کر دی ہیں اور جب سے ہماری حکومت آئی ہے Oil Seeds Board نے

کسی grower کو کوئی قرضہ نہیں دیا ۔ سینیٹر صاحب کو شاید غلط فہمی ہو رہی ہے یہ 17 crore rupees کسی grower کو نہیں دیئے گئے۔

جناب شفقت محمود۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے قرضے دیئے تھے، ان قرضوں میں سے کچھ واپس بھی ملے ہیں اگر نہیں ملے تو آپ نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ وہ allege کر رہے ہیں کہ growers کو یہ قرضے دیئے گئے ہیں، growers کو یہ قرضے نہیں دیئے گئے، وہ solvent plants کے مالکان کو دیئے گئے ہیں ۔ وہ سترہ کروڑ کی رقم بنتی ہے اور the Ministry is well aware of that but the matter is subjudiced. جب تک وہ sub judice ہے، when it is in the court تو کیونکہ ہم قانون کا احترام کرنے والے لوگ ہیں، ہم عدالتوں میں مداخلت نہیں کرتے۔

Mr. Abbas Sarfraz Khan: Sir, I draw your attention to the fact that the annual budget for the Pakistan Oil Seeds Development Board has steadily been reduced from 61 million to 53 million down to 48 million in 1988-89. Now, if my memory serves me correctly, the imports of edible oils into Pakistan are some what in the range of about 600 to 700 million dollars, may be I am totally incorrect in terms of the quantum but certainly it is a substantial amount of the foreign exchange. This is one very crucial area where we need to make a definite headway in reducing our dependence upon imported edible oil. I would, therefore, ask the Minister why are the budgets being reduced when surely the need of the hour is to reduce our dependence on imported edible oil and substitute with the local seed production.

میاں عبدالستار لالیکا ۔جناب والا! Oil Seeds Board کے جو فنڈز ہوتے ہیں، ہم جو excise duty levy کرتے ہیں imported edible oils پر، یہ assess ہوتا ہے تقریباً ۵ پیسے فی KG کیونکہ ہماری جو sunflower and Canola کی لوکل پیداوار ہے وہ ذرا اوپر جا رہی ہے،

imported share ذرا کم ہو رہا ہے۔ ہماری local production اوپر جا رہی ہے۔

So, it varies as to how it is imported every year?

۵ پیسے فی KG کے حساب سے، تو جس سال کم ہوتا ہے اس سال وہ تھوڑا کم ہو جاتا ہے باقی جیسے معزز سینیٹر عباس سرفراز صاحب نے کہا we are well aware of that کہ جب تک ہم اس میں خود کفالت حاصل نہیں کریں گے ہمارا گزارا نہیں کیونکہ fuel کے بعد ہمارا سب سے بڑا بل edible oil کا ہے۔ وہ تقریباً کوئی ۴۵ ارب روپے کے قریب بنتا ہے۔ اسی لئے کوئی ساڑھے تین لاکھ seedlings ہم نے oil palm کی در آمد کی ہیں۔ ان کا ہم نے تجربہ بھی کیا ہے۔ دو سال پہلے جو ہم نے پودے لگائے تھے ٹھٹھ، سندھ کے coastal areas میں اور بلوچستان کے coastal areas میں، پام اور آئل پام کی کاشت بڑی کامیاب رہی ہے۔ ہمیں بڑی توقع ہے کہ ہم oil palm کی جو کاشت ہے اس کو بڑھا سکیں گے اور انشاء اللہ ملک اس میں خود کفالت حاصل کرے گا۔

جناب چیئرمین: جی جناب ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبد الحئی بلوچ: شکریہ۔ میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ خود کہتے ہیں کہ ہمیں edible oil میں خود کفیل ہونا چاہیئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پہلے یہ بتائیں کہ پاکستان آئلز Development Board کے کل کتنے ارکان ہیں؟ کیا کبھی اس کا چیئرمین، بلوچستان سے ہوا؟ اور دوسرے جو لاکھوں ایکڑ وہاں زمینیں پڑی ہیں اس کے لئے بلوچستان میں کوئی بڑا پراجیکٹ بتائیں Pakistan Oil Development Board کی طرف سے یا وہاں کوئی project ہے یا کوئی ایسا منصوبہ ہے تو بتائیں۔ اگر یہ بلوچستان کی طرف توجہ دیں تو میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ۲۰۰۲ تک آپ کو ۴۵ ارب روپے زر مبادلہ کی بچت ہوگی۔ اگر آپ وہاں edible oils کے projects لگائیں اور خاص طور پر ساحلی علاقوں میں۔ تو کیا یہ اس طرف توجہ دیں گے۔

Mr. Chairman: Minister for Food and Agriculture.

میاں عبد الستار لالیکا: جناب! ڈاکٹر حئی صاحب نے بڑا اچھا سوال raise کیا ہے۔ ہمارے پاس اگر کوئی expansion کے لئے ایریا ہے تو ہم اس چیز سے پوری طرح باخبر

ہیں۔ اگر ہم نے agriculture میں horizontal expansion کرنی ہے تو وہ گنجائش ہمارے پاس صرف بلوچستان میں ہے۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ کیا اس کا M.D. کبھی بلوچستان سے ہوا ہے؟ اس وقت جو MD ہے Oil Seeds Board کا he belongs to NWFP province. اس سے پہلے جو تھے ان کا تعلق NWFP سے تھا اور ہمارے ایک مایہ ناز scientist جو specialist ہیں hybrid میں ' his name is Zar Qureshi. He is based Turnab. انہوں نے خود اپنا لوکل hybrids maize and sunflower produce کیا ہے۔

جہاں تک صوبہ بلوچستان کا تعلق ہے تو بورڈ نے District Jhal Magsi and, District Naseer Abad, Jafer Abad in these areas where our traditional mustard grows

اس کو ہم نے replace کیا ہے canola سے جس کی yield اس سے بہتر ہے۔ اسی طرح جو ہم نے plan بنا یا ہے جو ہماری oil palm nursery, that is one nursery located in Hub اور اب future expansion of oil palm ہم پلان کر رہے ہیں Hub میں ' اوتھل اور لسبیلا میں کیونکہ یہ coastal areas ہیں جہاں through experiments ہم نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ان areas میں oil palm production بہتر ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین، قطب الدین صاحب۔

خواجہ قطب الدین ، جناب ! British American Tobacco Co. ایک بہت بڑی کمپنی ہے۔ اس کی subsidiary India میں ہے۔ انہوں نے tobacco کے علاوہ وہاں sunflower cultivation کی اور انڈیا جیسے بڑے ملک کو almost self-sufficient in edible oil کیا۔ پاکستان میں بھی ان کی subsidiary ہے Pakistan Tobacco Co. یہ کمپنی ابھی sunflower seeds cultivation میں بڑی مدد کرتی ہے۔ Farmers کو finance کرتی ہے اور وہ edible oil business میں ایک alternate business کے طریقے سے enter ہوئی ہے۔ ان کا بہت بڑا اس وقت contribution ہے۔ ۔ میرے خیال میں one and a half or two billion ان کا turn over ہے ۔ میری وزیر صاحب سے یہ request ہے کہ جس طریقے سے انڈیا میں اس کمپنی نے کام کیا ' یہاں بھی اس کمپنی کو ' پاکستان کی جو subsidiary ہے ' اس کو بلا

کر بات کریں اور ان سے پوچھیں کہ بھئی کیا مراعات چاہیئیں یا کیا اور سہولیات چاہیئیں تاکہ یہ کمپنی پاکستان کو سن فلاور اور ایڈیبل آئل میں خود کفیل کر سکے۔

جناب چیئرمین۔وزیر برائے خوراک و زراعت۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ جناب! خواجہ صاحب نے جو تجویز دی ہے انشاء اللہ اس کمپنی کو بھی بلا لیں گے لیکن میری بطور زمیندار ایک ہی درخواست ہے کہ اگر کمپنی زمیندار کو اس کی پیداوار کی صحیح قیمت دے دے تو یہی بڑی خدمت ہے ۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ اس کو صحیح قیمت ملے اور ہمیں مداخلت نہ کرنی پڑے ۔ اس لئے سب سے پہلے کمپنی پر فرض عائد ہوتا ہے کہ جب زمیندار اپنی پیداوار لے کر جائے تو اس کی صحیح قیمت دے ۔ میرا خیال ہے کہ اس کے بعد زمیندار خود محنت کرتا ہے ۔ ہمیں متعدد مرتبہ پاسکو میں intervention کرنی پڑی ہے and definitely I will look into this if Pakistan Tobacco Company can come forward, we will be there to help them , we will be there to assist them. ان کے ساتھ ہم collaboration کر کے جو ہو سکا کریں گے۔

جناب چیئرمین۔اگلا سوال نمبر 101 ۔

101 . *Mr. Waqar Ahmed Khan : Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the present position of wheat crop in the country;

(b) the total tonnage of wheat in the country at present;

(c) whether there is any shortage of wheat in the country, if so, its reasons; and

(d) the steps being taken by the government to overcome the short fall of wheat crop?

Mian Abdul Sattar Laleka : (a) The traget area for wheat crop for the current year 1998-99 has been achieved. However, the crop is at the early stage of germination.

(b) The total tonnage of wheat in country at present i.e. as on 10-01-99 were 2.196 million tons.

(c) No.

(d) To overcome the sort fall of wheat availability in the country. 1.55 millin tons has been imported this year against the quantity of 4.1 million tons last year.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال۔

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان - جناب میرا سوال ہے کہ انہوں نے wheat crop کے لئے اس سال not the area but wheat کا کیا target for 1998-99 رکھا ہے and do they think that they will achieve it?

جناب چیئرمین۔جناب وزیر برائے خوراک و زراعت ۔

میاں عبدالستار لالیکا - جناب! گزارش یہ ہے کہ ہم دو چیزیں fix کرتے ہیں - ایک تو ہم گندم کے لئے ٹوٹل ٹارگٹ ایریا fix کرتے ہیں - اس سال ہم نے جو target area fix کیا تھا وہ دو کروڑ چھ لاکھ ۲۶ ہزار ایکڑ تھا' تو اللہ کے فضل سے we have gone beyond our target area بارانی ایریاز میں کچھ کاشت کم ہوئی تھی - لیکن in the irrigated area we were compensated وہاں کچھ کاشت زیادہ ہوئی ہے - ہمیں تھوڑی سی apprehension تھی because of the late rain کہ شاید ہماری گندم کی فصل زیادہ affect ہو جائے گی لیکن اللہ کے فضل سے بارشیں بروقت ہو گئیں اور جس نقصان کا ہمیں خدشہ تھا ہم اس سے بچ گئے - دوسری بات جناب! کہ گندم میں عموماً جو sowing period ہوتا ہے ' اس سے بڑا فرق آتا ہے - جتنی گندم دیر سے کاشت کی جائے گی اتنی اس کی yield میں کمی آتی ہے - اس سال ہم خوش قسمت ہیں کہ ہماری کاشت نومبر کے مہینے میں زیادہ ہے' کیونکہ یہ ideal مہینہ ہے بہترین گندم کی کاشت کے لئے' پچھلے سال کی نسبت ہماری نومبر کی کاشت 30% زیادہ ہے - اس لئے ہمیں توقع ہے کہ ہم اپنا production target انیس ملین ٹن کا حاصل کرلیں گے -

جناب چیئرمین۔حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب -

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب! جیسا کہ وزیر موصوف نے بتایا ہے کہ بارشوں کی وجہ سے کچھ خدشہ تھا ۔ میں ان سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ جو انیس ملین ٹن کا target رکھا ہے اس کے بعد بھی آپ کو گندم در آمد کرنی پڑے گی یا نہیں؟

دوسرا آپ نے بارانی علاقوں کا کہا ہے ۔ بالخصوص ہمارے این ڈبلیو ایف پی میں پچاس فیصد تک علاقوں میں بیجائی نہیں کی گئی ہے۔ کچھ تو بیج نہ ملنے کی وجہ سے اور کچھ بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے ۔اس کمی کو آپ کیسے پورا کریں گے ؟

جناب چیئرمین۔وزیر برائے خوراک و زراعت ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ جناب میں نے اس کا ذکر پہلے ہی کردیا تھا کہ بارانی ایریاز میں جو کمی ہمیں آئی ہے اس کا ہمیں advantage irrigated areas میں مل گیا ہے ۔ Irrigated areas میں کاشت کی percentage زیادہ تھی کیونکہ سندھ، صوبہ سرحد ، پنجاب اور صوبہ بلوچستان کے irrigated areas زیادہ ہیں ۔ پٹ فیڈرز کے irrigated areas میں زیادہ گندم کی کاشت ہوتی ہے ۔وہاں اگر ہمیں دو یا تین فیصد کا بھی advantage ملا ہے تو وہ بارانی علاقوں کے پانچ چھ فیصد کو بھی cover کر جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔عاقل شاہ صاحب ۔

سید عاقل شاہ ۔جناب یہاں پر انہوں نے کہا ہے کہ the total tonnage of wheat in the country at present is 2.196 million tons, تو پھر کیا وجہ ہے کہ جب ان کے پاس اتنی گندم ہے تو آٹے کے لئے لوگوں کی قطاریں لگی ہوئی ہیں ؟ ہمارے صوبے میں آٹا بلیک ہو رہا ہے ۔ مختلف ریٹ ہیں مختلف صوبوں میں ۔ کبھی سفید آٹا نہیں ملتا ! تو کبھی فائن نہیں ملتا، تو لوگ براؤن آٹا کھانے پر مجبور ہیں اور پھر بلیک میں خرید رہے ہیں ۔ اگر آپ کے پاس گندم موجود ہے تو why this embargo on "Atta " then

جناب چیئرمین ۔ جی کل میرا خیال ہے کہ کافی تفصیل سے بات ہو گئی ہے اس چیز پر ۔جی ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ جی ڈیڑھ گھنٹہ ہوئی تھی ۔

جناب چیئرمین - ہاں تو پھر اسی سوال کو بار بار --- جی جناب قطب الدین صاحب - دیکھیں یہ سوال آ چکے ہیں -

سید عاقل شاہ - کل تو ہمیں نہیں پتا جناب- جناب! بات ٹھیک ہے کل توہمیں یہ پوزیشن نہیں پتا تھی جو آج انہوں نے بتائی ہے کہ ہمارے پاس اتنے ملین ٹن پڑی ہوئی ہے-

جناب چیئرمین - چلیں جی مختصر جواب دے دیں ، لمبا نہ کریں-

میاں عبدالستار لالیکا - Sir , I made it clear yesterday also کہ ہمارے اسٹاکس میں اتنی گندم موجود ہے -

جناب چیئرمین - OK جی ، قطب الدین صاحب -

خواجہ قطب الدین - جناب دعا تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ bumper crops دے لیکن پچھلے دنوں پورے پنجاب میں جو کہر تھی اور جو weather رہا ہے اس سے expected یہ ہے کہ crops اتنی نہیں ہوں گی جتنی expected ہیں - Has the Ministry evaluated what will be the expected shortfall in the corp. اور اگر یہ shortfall ہے تو ہم نے import کا بندوبست کیا یا اسٹاک کا یا کوئی arrangements ہم نے کئے ہیں یا نہیں کئے ہیں ، یہ میرا سوال ہے-

Mr. Chairman: Minister for Food .

میاں عبدالستار لالیکا - جناب گزارش یہ ہے کہ 28 دن تک پنجاب میں دھند تھی - لیکن جنوری ،فروری میں بارشیں بھی ہوتی رہیں اور تیز sunlight بھی ہوئی تو جو ہم نے on ground in the field observation کی ہے کہ جنوری فروری کی جو دھوپ تھی جو درمیان میں نکلتی رہی ہے اس سے crop سنبھل گئی ہے - اور باقی رہی بات import کی تو جو ہم نے assessment کرنی ہے we have already done it . And Insha -Allah we will have some carry over also . یہ نہیں کہ ہمارے سٹاکس defeat ہو جائیں گے - Thank you.

جناب چیئرمین - جی جناب قائم علی شاہ صاحب- Ok. Ok.

سید قائم علی شاہ - Last year وزیر موصوف نے کہا تھا کہ اس سال ہم self sufficient ہو جائیں گے wheat میں اور ابھی انہوں نے کہا کہ 1.55 million tons پہلے ہی اس

سال کے لئے import کی ہوئی ہے اور کہتے ہیں کہ اور کریں گے۔میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سندھ میں crop early آ جاتی ہے اور مارچ کے شروع میں آ جاتی ہے۔تو وزیر موصوف کو شاید معلوم نہیں کہ جو wheat کے growing areas ہیں سندھ میں ' ان میں especially سانگھڑ 'part of Nawab Shah اور تھر پارکر badly damage ہوا ہے ' ابھی حال ہی میں جو بارشیں ہوئی ہیں اورسخت بارشیں ہوئی ہیں جس کی وجہ سے crop گر گئی ہے ۔ لیول ہو گئی ہے اور اس علاقے میں اتنی wheat نہیں ہو گی ۔اور ابھی سے farmers نے وہاں درخواستیں دینا شروع کر دی ہیں کہ عشر اور زکواۃ وغیرہ معاف کیے جائیں ۔تو وزیر موصوف سے ہماری گزارش ہو گی کہ یہ assess کریں کہ lower Sindh میں تقریباً 50% سے زیادہ crops damage ہو گئی ہیں wheat کی تو اس کو نظر میں رکھتے ہوئے ٹارگٹ بنائیں اس سال wheat کے ' جو 90 million tons کہتے ہیں اس سے کافی زیادہ کم ہو گی ۔

جناب چیئرمین ۔ Minister for Food .

میاں عبدالستار لالیکا ۔ جناب! گزارش یہ ہے کہ محترم قائم علی شاہ مجھ سے بڑے ہیں ' سیاست میں پہلے آئے ہیں۔ایک تو یہ presume کر لیتے ہیں کہ وزیر کو کسی بات کا پتا نہیں ہے۔ جناب! اگر میری گزارش کو غور سے سنیں تو میں ان کو جواب دیتا ہوں ۔ سانگھڑ میر پور کا انہوں نے ذکر کیا ۔سانگھڑ سے ایم این اے ہیں پیربخش جونیجو ۔ اور آج سے پورے پانچ دن پہلے I was in Sanghar.

جناب چیئرمین ۔ آپ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں ۔یہ بڑا کمال ہے ۔ You are in Balochistan, you are in Sanghar ,you are in NWFP.

میاں عبدالستار لالیکا ۔ جناب یہی تو کمال ہے۔ جناب! گزارش ہے کہ جو انہوں نے mention کیا ہے کہ شاید مجھے پتا نہیں کہ سانگھڑ اور میر پور میں crop کب آتی ہے ۔میں خود گیا ہوں 'crops کو میں نے observe کیا ہے ۔ اس سٹیج پر crop damage ہوتی ہے اگر خدانخواستہ ژالہ باری ہو تو۔ جس سٹیج پر گندم اس وقت ہے سانگھڑ اور میر پور میں ' اس کی harvest جو ہے وہ 20 مارچ سے پہلے نہیں ہو گی اور جن بارشوں کا یہ ذکر کر رہے ہیں ان سے جو میں نے assess کیا ہے ' چونکہ اپنے ہاتھ سے بھی کاشتکاری کی ہے ' جو میں نے assess کیا

ہے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ باقی انہوں نے کہا جی کہ میں نے کہا تھا کہ اس سال ہم self sufficient ہوں گے ۔ ہم نے یہ نہیں کہا تھا ، ہم نے claim کیا تھا اگر یہ ہماری کارروائی پڑھیں 3 اپریل 1997 کی' self sufficiency ہم نے claim کی ہے .by the year 2000 جہاں تک figures کی یا import کی بات ہے جناب! جب یہ حکومت چھوڑ کر گئے تھے تو اس کے بعد ہمیں 712 million dollar کی گندم درآمد کرنی پڑی اور by the grace of God اب ہمارا import bill ہے .188 million dollar ہماری net saving ovcr the year 1997 is 512 million dollar یعنی کہ 25 ارب روپے کی ہماری سیونگ ہے ۔ شکریہ جی ۔

جناب چیئرمین۔ جناب شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود۔ شکریہ جی۔ جناب ! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ پاسکو پنجاب سے گندم procure کر کے ملک کے مختلف حصوں میں سپلائی کر رہا ہے اور پنجاب حکومت جو ہے وہ ساری امپورٹڈ گندم اپنے پاس کراچی سے transport کروا لیتی ہے اور میں یہ نہیں کہوں گا، میں کوئی صوبہ کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں صرف یہ بات کر رہا ہوں' کہ یہ عجیب سی بات ہے let us say کہ ساہیوال سے کراچی گندم جا رہی ہے اور کراچی سے ساہیوال گندم آ رہی ہے ۔ اس کے بارے میں کوئی rationalisation نہیں ہوسکتی کہ یہ جو امپورٹڈ گندم ہے اگر کراچی کو گندم کی ضرورت ہے تو اس کو وہیں ان کو دے دی جائے اور یہاں سے up country wheat جاتی ہے' اس کو نہ بھیجا جائے بلکہ وہ جو wheat ہے وہیں رہ جائے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ سب rationality کی بات ہے ۔ جناب! اس کا result یہ ہے کہ جو up and down traffic ہے of wheat between Pasco and Punjab Food Department and so on and so forth معلوم نہیں کہ انہوں نے assessment کی ہے کہ نہیں کہ اس سے کتنی extra cost حکومت کو پڑ رہی ہے تو اس کے بارے میں انہوں نے کچھ سوچا ہے' کچھ پالیسی مرتب کی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے خوراک و زراعت ۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب والا! جہاں تک معزز سینیٹر صاحب نے یہ کہا ہے کہ پنجاب امپورٹڈ گندم استعمال کرتا ہے تو اس وقت تک پنجاب نے ایک من بھی امپورٹڈ گندم نہیں لی ۔ پاسکو سے بھی پنجاب نے ایک من گندم نہیں لی ہے ۔ جناب ! جہاں تک امپورٹڈ

گندم کا سوال ہے' گزارش یہ ہے کہ یہاں ہمارے معزز سینیٹر بیٹھے ہیں جو خود فلور ملز run کرتے ہیں' مسئلہ ہوتا ہے blending کا' فلور ملز والے یہ چاہتے ہیں کہ امپورٹڈ گندم یا indigenous wheat کی blendig ایک ratio میں چلے تو اس حساب سے ہمیں انہیں امپورٹڈ گندم بھی دینی پڑتی ہے as per their requirement اور ہمیں انہیں پاسکو سے بھی دینی پڑتی ہے - بہر حال ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ اگر پاسکو کی گندم صوبہ سندھ کو دینی ہے تو we prefer the stations of Rahim Yar Khan , Khan Pur and Sadiq Abad اور اگر ہم نے صوبہ بلوچستان کو دینی ہے تو جو ان کے قریبی شہر ہیں مثلاً اگر لورالائی یا ان اضلاع کو دینی ہے تو ہم مظفرگڑھ اور ملتان کو ترجیح دیں گے ۔اتنی تو اگر یہ اجازت دیں - ان کے ساتھ سکول میں رہا ہوں - اتنی تھوڑی common sense تو ہے -

جناب چیئرمین- او کے جی - جناب احسان الحق پراچہ صاحب -

جناب احسان الحق پراچہ- جناب والا! میں وزیر خوراک سے یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ اللہ کرے کہ ان کی projected جتنی forecast ہے wheat کی 90 ملین وہ حاصل ہو جائے - consumption میں کتنا short fall آئے گا اور shortfall کو پورا کرنے کے لئے عباسی صاحب نے بھی سوال کیا تھا - اس کا جواب نہیں دیا گیا تھا - اس کو پورا کرنے کے لئے کتنی گندم امپورٹ کریں گے اور اس کے foreign exchange کا کیا بندوبست کیا ہے -

جناب چیئرمین- جی وزیر برائے خوراک و زراعت۔

میاں عبدالستار لالیکا- جناب ! ماشاء اللہ ہمارے foreign exchange جیسا کہ آپ نے اخبارات میں بھی پڑھا ہو گا' ہمارے فنانس کے وزیر بھی اس پر اظہار خیال کرتے رہے ہیں' ہمارے reserves ٹھیک ہیں اور جناب ! جہاں تک ہمیں گندم امپورٹ کرنی پڑے گی' میرا خیال ہے کہ زیادہ سے زیادہ اگر امپورٹ کرنی پڑے گی تو It will not be 4.1 million. It will be definitely between 1.6 and 1.8 million dollars and it is readily available on credit from Australia , Canada and America. Thank you Sir,

جناب چیئرمین- جی جناب صوبیدار خان مندو خیل صاحب -

جناب صوبیدار خان مندو خیل- جناب والا! میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا

چاہتا ہوں کہ ایک دو تین ماہ پہلے ہمارے قائد امریکہ سے F.16 کا پیسہ لے آئے ہیں جو کہ بڑا مشکل تھا اور امریکہ نے اس پر سود بھی ڈالا تھا اور دوسری حکومتوں کو یہ پیسے دینے سے انکار بھی کیا۔ ہماری مسلم لیگ کی حکومت میں نوازشریف کی قیادت میں وہ پیسہ جو امریکہ سے بغیر سود کے پاکستان لایا گیا ہے اس میں انہوں نے 30% wheat دی تھی اور 70% cash دیا تھا۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ گندم پاکستان پہنچی ہے یا نہیں پہنچی۔

Mr. Chairman: Minister for Food.

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب چیئرمین! جو معزز سینیٹر نے سوال کیا ہے واقعی میں سمجھتا ہوں کہ یہ وزیر اعظم پاکستان کا کارنامہ ہے کہ جو یہ نہ کر سکے وہ انہوں نے کیا۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ابھی تک ہمارے وہ پیسے reserve میں ہیں ' ابھی تک ہم نے انہیں استعمال نہیں کیا' جب ضرورت پڑی ہم استعمال کر لیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب مختار احمد خان صاحب۔

Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan: I want to know Minister sahib that how does he come to this conclusion?

اور کیسے یہ presume کرتے ہیں کہ wheat کی crop وقت پر sow کی گئی ہے۔ جناب! اس سال گنے کی crushing لیٹ ہوئی ہے ! بہت سارے wheat area میں وہ گنے کی crop کے بعد بوئی جاتی ہے۔ سندھ میں بھی اور ہمارے صوبے میں بھی ۔ Have they catered for this?

جناب چیئرمین۔ جی وزیر خوارک صاحب۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب! یہ assessment کا کہتے ہیں' میں تو نہ فوج میں گیا ' نہ بیوروکریٹ رہا۔ کالج سے نکلا اور مٹی سے کھیلنے لگ گیا اور ٹریکٹر چلانے لگا۔ لہذا یہ assessment کی بات نہ کریں کہ مجھے کیسے ------assessment

(مداخلت)

میاں عبدالستار لالیکا۔ کوئی personal نہیں جناب' میں نے کسی کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا۔ ان میں سننے کی ہمت نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین - جواب سن لیں - please شفقت صاحب did you go to the same school as Lalika sahib? So I am sure you know each other very well.

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب! اب گزارش سن لیں۔ میں نے کسی کا نام نہیں لیا' نہ شفقت کا ' نہ کسی اور کا۔

جناب چیئرمین۔ ہاں جی ٹھیک ہے - تو آپ نے مٹی سے کھیلنا شروع کر دیا۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جی۔ جناب! assessment مجھے پتا ہے۔ ہر کوئی جب اپنے شعبہ میں کام کرتا ہے تو اس کو پتا ہوتا ہے۔ اب میجر صاحب نے ذکر کیا ہے کہ گنے کی جو harvestingہے وہ لیٹ ہوئی ہے - وہ پہلے harvest ہوتا ہے پھر crushing کے لئے جاتا ہے It is harvested, loaded into the trailer, taken to the mill and then it is crushed. اب جناب! گزارش یہی ہے کہ بہت تھوڑی سی percentage جو ہوتی ہے وہ گنے کے بعد آتی ہے۔ جو bulk area ہے جہاں سے wheat آتی ہے وہ ہوتا ہے peddy کے بعد - اور اس دفعہ ہمارا جو اکتوبر ' نومبر these were totally dry months اور ہماری جو peddy کی fieldsتھیں they were readily available for sowing. ورنہ جیکب آباد' شکار پور ' دادو' لاڑکانہ ' حافظ آباد ' گوجرانوالہ' شیخوپورہ' سرگودھا' نارووال جہاں peddy کے extensive areas ہیں وہاں اکتوبر نومبر میں بارشیں ہو جاتی تھیں اور وہاں خالی fields available نہیں ہوتی تھیں۔ اس لئے جہاں bulk wheat آتی ہے وہ in time ہوں گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب' آخری سوال۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب میرا وزیر موصوف سے سیدھا سادہ سوال یہ ہے کہ اس معزز ایوان کو یہ یقین دہانی کرائیں کہ کم از کم 2002ء تک یہ کوئی ایسی پالیسی بنائیں گے کہ جس سے گندم یا خوردنی تیل میں ہم خود کفیل ہوں - خاص طور پر میں توجہ دلاؤں گا بلوچستان کی طرف کہ وہاں پر لاکھوں hactor virgin land ہے اور پٹ فیڈر کینال ہے ' یہ سیلاب کا پانی ہے' زیر زمین dams ' check dams آپ بلوچستان میں بنائیں۔ میں اس معزز ایوان میں یقین سے ان کو کہہ سکوں گا کہ یہ جو آسٹریلیا کا بیکار غلہ ہے جس سے آٹا بھی گوندھا نہیں جاتا' اس

سے ہم سب کی گلوخلاصی ہو گی اور پاکستان کا اربوں روپے کا جو زرمبادلہ خوردنی تیل اور گندم پر خرچ ہوتا ہے وہ بچ جائے گا۔ کیا یہ اس کے لئے کوئی پالیسی اپنائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر خوراک صاحب۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب ڈاکٹر حئی صاحب نہ صرف اس ہاؤس میں مہربانی کرتے ہیں بلکہ گاہے بگاہے میرے دفتر بھی آتے ہیں اور مجھے اس چیز پر guidance دیتے ہیں۔ We are fully aware کہ ہم نے self sufficiency achieve کرنی ہے تو بلوچستان کی ترقی بہت ضروری ہے۔ اسی لئے ہم نے فوری طور پٹ فیڈر سے ایک channel شروع کیا ہے۔ جس کو کہتے ہیں۔ Rabi Channel ابھی وہ completion کی stage پر ہے لیکن اس کے شروع میں ہی وہاں جو پانی available ہوا ہے اس سے چالیس ہزار ایکڑ رقبہ میں زائد گندم کاشت ہوئی ہے ۔ اسی طریقے سے Rabi Channel جو پٹ فیڈر سے نکل رہا ہے' وہ جب complete ہوگا تو میرا خیال ہے تقریباً ایک لاکھ ساٹھ ہزار ایکڑ پر مزید گندم کی کاشت ممکن ہوسکے گی ۔

دوسری بات جناب وزیراعظم پاکستان نے بلوچستان کے ان علاقوں میں جہاں زیرزمین پانی نزدیک ہے جیسے خاران ہے' وہاں کہیں تیس فٹ پر پانی ہے' کہیں چالیس فٹ پر پانی ہے ۔ اسی طریقے سے چاغی کے کچھ areas ہیں وہاں پینتیس فٹ پر پانی ہے چالیس فٹ پر بھی ہے' اتھل لسبیلہ کے ایسے علاقے ہیں جہاں پچیس فٹ پر ہے' ان areas میں وزیراعظم پاکستان نے ایک ہزار ٹیوب ویل turn key basis پر لگانے کا اعلان کیا ہے ۔ انشااللہ تعالیٰ میرا خیال ہے اگست کے مہینے تک ہم انہیں complete کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس طریقے سے مجھے امید ہے کہ 2002 تک ہم خصوصی توجہ دیں گے بلوچستان کے اوپر' وہاں کے علاقوں کے اوپر اور وہیں سے ہم سمجھتے ہیں کہ ہم edible oil اور گندم میں خودکفالت حاصل کرلیں گے ۔ بلوچستان میں کچھی کینال کا منصوبہ جیسے ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہے کہ وہ ECNEC سے approve ہوچکا ہے' انشااللہ تعالیٰ وہ بھی اگلے financial year میں شروع کردیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب قاسم شاہ صاحب ۔ اب مختصر کریں جی وقت نہیں ہے۔

سید قاسم شاہ۔ وزیر صاحب کے سوال اور جواب سن کر میں یہ ان سے پوچھنا چاہتاہوں کہ ان کی موجودگی میں' ان کی اتنی مضبوط grip ہے اپنے department پر' پاکستان میں اور خاص

کر صوبہ سرحد اور پنجاب میں بھی گندم اور آٹے کی کمی ہے ۔ اس میں im balance policy کا بھی فرق ہے اور گندم کی دستیابی بھی مشکل ہے ۔ اچھی پالیسی میں پچھلے سال بھی انہوں نے ایک package دیا تھا۔ کبھی پاکستان میں، میں سمجھتا ہوں کہ اتنا بحران نہیں آیا جو ابھی ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے اور میں ان کی تعریف کرتا ہوں کہ جیسے یہ جاتے ہیں کہ ان کی پالیسی اور ان کی محنت ہر جگہ پر ہے۔ میں صوبہ سرحد سے تعلق رکھتا ہوں ۔ وہاں یہ پریشانی ہے کہ گندم کم ملتی ہے۔ کیا یہ اس پر توجہ دیں گے؟

جناب چیئرمین۔ جی لالیکا صاحب۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب ہماری جو horizontal expansion ہے جسے کہتے ہیں increase in yield per acre, اس میں کمی کی بہت ساری وجوہات ہیں۔

جناب چیئرمین۔ لمبی بات نہ کریں اس کو ختم کریں۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ تسلی کرادوں، پھر کہیں گے یہ مختصر جواب ہے۔

جناب چیئرمین۔ مختصر تسلی کرادیں۔ جی فرمائیے۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ حضور کل ڈیڑھ گھنٹہ آپ کی خدمت کی تھی۔ آج گھنٹہ کی ہے ۔ جناب گزارش یہ ہے کہ ہم نے کوشش کی ہے کہ ہم صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ کے جو certified seed ہیں جس کو کہتے ہیں تصدیق شدہ بیج اور approved varities کا بیج جن کی yield اچھی ہے ، وہ بیج ہم نے اس سال وہاں کاشت کروایا ہے اور صوبہ سندھ کی جو seed corporation ہے اس کو ہم نے activate کیا ہے after struggle of very very long years اور انشاللہ we hope to get results

جناب چیئرمین۔ نثار محمد خان صاحب last question جی فرمائیے جی ۔

جناب نثار محمد خان۔ جناب چیئرمین! وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ مختلف اقدامات کی وجہ سے اتنے لاکھ ایکڑ زمین زیر کاشت آ جائے گی جس پر گندم کاشت کی جاسکتی ہے اور بحران ختم ہو جائے گا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، وہ اچھے زمیندار بھی ہیں کہ جس زمین پر گندم کاشت ہوسکتی ہے اس پر تو کپاس، چاول، گنا، چقندر اور باغات بھی لگائے جاسکتے ہیں ۔ اگر ان کی

قیمت per acre زیادہ ہو تو کسان کو تو پھر گندم سے زیادہ فائدہ ہے ، پھر لوگ گندم کے لئے نہیں جائیں گے۔ اس پر کیا وہ غور کریں گے کہ اس کی قیمت کو بڑھایا جائے اور ان کے برابر لایا جائے ۔

جناب چیئرمین۔ جی لالیکا صاحب ۔ آپ نے ان کے دل کی بات کی ہے ۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ مختصر جواب دوں گا ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں میں نے کہا کہ آپ نے ان کے دل کی بات کی ہے۔ آپ بھی تو یہی کہتے ہیں کہ گندم بڑھاؤ۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ ہم نے گندم کی قیمت 60 روپے تک بڑھائی تھی ، جہاں تک انہوں نے کہا ہے کہ کپاس ، گنا اور چاول کی قیمتیں ، جناب چاول اور کپاس کے بعد گندم کاشت ہوتی ہے ۔ صرف جو چیز wheat area میں cut in کرتی ہے وہ oilseeds ہیں تو we will keep on trying کہ ہم اس balance کو جیسے انہوں نے کہا ہے قائم رکھیں۔

Mr. Chairman: Now it takes us to the end of the Question Hour.

39. *Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan : Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the supply of fertilizers especially, DAP is insufficient in NWFP province, if so, its reasons; and

(b) the steps taken/being taken by the Government to supply sufficient fertilizers to the farmers of NWFP?

Mian Abdul Sattar Laleka : (a) No. It is not a fact that the supply of fertilizers, espicially DAP, is insufficient in the NWFP. In fact the availability and off-take position of DAP with Agriculture Development Authority (ADA), Peshawar, during December, 1998 was as under:-

---

[All the other questions and their answers are taken as read

and are placed on the table of the House.]

(Qty. in M/Tones)

	December, 1998
Opening balance	9,189
Dispatched by FID	6,689
Total availability	15,878
off-take	4,658
Closing balance	11,220

In addition to ADA, Peshawar, the following two private sector Distributing Agencies were supplied DAP fertilizer during Rabi 1998 by the FID, as mentioned against each :-

Sr. No.	Name of Private Distributing Agency	Allocation (M/tonnes)	Upliftment (M/tonnes)
1.	M/s. Unique Agro, Mardan	4,681	3,065
2.	M/s. Sarhad Rural Supply & Marketing Peshawar.	780	983

Thus from the above mentioned off-take and stock position of DAP fertilizer, it will be seen that there was no shortage of DAP fertilizer in NWFP.

(b) The Fertilizer situation is being regularly monitored by the FID/MINFAL and sufficient supplies of fertilizer are arranged for the farmers througout the country including NWFP.

45. ***Mr. Sajid Mir :** Will the Minister for Science and Technology be pleased to state whether it is a fact that the National Institute of Silicon Technology has developed the technology to produce Solar Cells at cheap rates, if so, whether there is any proposal under consideration of the Government to

produce these Cells on commercial scale?

Syeda Abida Hussain: Yes. The National Institute of Silicon Technology has developed the technology to produce Solar Cells at comparatively cheaper rates. NIST has submitted a proposal to Government for limited scale production of Solar Cells which is under process. However, the Institute will welcome the Private Industrial Sector to come forward for the commercial production for Solar Cells in collaboration with NIST.

47. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the action taken against the National Health Institute, Islamabad, for preparing fake anti-rabies vaccine which killed an 8 year old boy, namely Aamir S/o Gharib Gul, a guard at WAPDA colony, Rawalpindi, on 8th September, 1998; and

(b) whether it is a fact that the National Health Institute Islamabad, charged Rs. 20,000/- from the victim's father for the same vaccine?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: (a) Since the death of Aamir Hussain S/o Gharib Gul was not due to anti rabies vaccine (ARV), no action was warranted against the N.I.H. An inquiry conducted revealed that the delay of one week in starting of Anti Rabies Vaccine (ARV) on the part of parents of Mr. Aamir Hussain might have contributed to the development of rabies.

(b) No, NIH did not charge Rs. 20,000/- from the father of the deceased but the amount was spent on the purchase of Human Rabies Immunoglobulin from the market by his father.

48. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that prices of drugs bearing same nomenclature and having been manufactured by the same multi-national company in Pakistan are double than those in India and Bangla Desh, if so, its reasons?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: Rates of some of medicines are higher in Pakistan while rates of some medicines are lower in Pakistan as compared to the neighbouring countries. (Annex 1 & 2).

(Annexures have been placed on the table of the House and copies have also been provided to the Member).

50. ***Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the total production of dates in the country during last year; and

(b) the quantity of dates sold in local market and exported, separately, during that year?

Mian Abudl Sattar Laleka: (a) The total production of dates during 1997-98 was 537,000 tons.

(b) No data are gathered on quantity of dates sold in local market. Farmers on an average market 70% of the production (375,000 tons). The exports were 65,000 tons in 1997-98.

88. ***Qazi Muhammad Anwar:** Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the dates of present postings of Section Officers, Deputy Secretaries and Joint Secretaries working in the Admin and Personnel Wing of the Ministry of Industries and Production is placed at Annex-I.

ANNEXURE-I

STATEMENT SHOWING THE PRESENT POSTINGS OF SECTON OFFICERS, DEPUTY SECRETARIES AND JOINT SECRETARIES IN ADMN. & PERSONNEL WING OF MINISTRY OF INDUSTRIES AND PRODUCTION

S/No.	Names and Designation	Date of Posting in Admn. & Personnel Wing of the M/O Industries & Production
1.	Mr. Zaheer Ahmed, Joint Secretary (Admn/Personnel)	04-8-1997
2.	Mr. Mukhtar Haider Shah, Deputy Secretary (Admn.)	08-12-1994
3.	Sheikh Bashir Ahmed, Deputy Secretary (Personnel)	08-08-1996
4.	Sheikh Masood Ellahi, Deputy Secretary (Coord)	22-10-1998
5.	Ch. Ghulam Safdar, Section Officer (Admn. I)	02-03-1998
6.	Mr. Abdul Sami Khan, Section Officer (Admn. II)	12-08-1998
7.	Mr. Muhammad Iqbal Goraya, Section Officer (Personnel-I)	23-09-1998
8.	Mr. Javaid Raza, Section Officer (Personnel-II)	09-05-1998
9.	Mr. Nasir Jamal,	26-07-1994

	Section Officer (TA)	
10.	Mr. Qamar Abbas,	26-11-1995
	Section Officer (General)	
11.	Mr. Abdul Hafeez Nizamani,	23-07-1998
	Section Officer (Organization)	
12.	Mirza Muhammad Sana-ul-Haq,	12-08-1998
	Section Officer (Coord-II)	
13.	Mr. Muhammad Latif,	13-11-1998
	Section Officer (Coord-I)	

@117. *Mr. Mustapha Kamal Rizvi: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the details of complaints/applications received during the month of November, 1998 regarding the issuance of diplomatic passports to 22 ex-cadre officers/officials of the Ministry of Foreign Affairs in violation of prescribed rules and the action taken on these complaints/applications so far;

(b) the names and designations of the persons found involved in the issuance of said passports; and

(c) the details of cases surfaced regarding the issuance of official passports to the officers/officials of the M/o Foreign Affairs in violation of prescribed rules during 1994; and

(d) whether it is a fact that official passports were issued to Mr. Shahbaz, S/G, Mr. Khalid Hameed, S/T, Mr. Muhammad Tariq, LDC, Mr. Rahim, N/Q, Mr. Mazarul Haque, A.O., Mr. Muhammad Boota, A.O., Mr. Muhammad Javed, S/G cum Cypher Assistant during the said period in violation of prescribed rules, if so, the action taken against the officers/officials involved in it?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The Ministry did not received any formal complaint during November, 1998 regarding issuance of diplomatic passports to 22 ex-cadre officers/officials of the Ministry of Foreign Affairs in violation of the prescribed rules. However, Mr. Anwar-uz-Zaman LDC of the Ministry who is under suspension for involvement in the issuance of forged passports, put up an application, alleging that 22 ex-cadre officers/officials of the Ministry have been issued diplomatic passports in violation of prescribed rules. The allegations were found incorrect and baseless as a result of thorough investigations. Mr. Zaman had tried to malign other officers of the Ministry through his application as an investigation for his involvement in criminal activities is being carried out by the Ministry.

(b) As mentioned earlier, the rules for the issuace of diplomatic passports were not violated therefore the question of the involvement of any officer/officials does not arise.

(c) During 1994 no case of issuance of official passport in violation of prescribed rules has come to the knowledge of the Ministry of Foreign Affairs.

(d) Thorough investigation has revealed that no official passport was issued to the officers/officials in violation of the prescribed rules.

*133. ***Mr. Sadaqat Ali Khan Jatoi:** Will the Minister for Health be pleased to state the number of private medical colleges running in the country having approval of the Government with their locations?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: Following Eight Medical/Dental colleges in Local and Private sector have recognised by P.M.D.C.

	Name of College	Date of Recognition
1.	The Agha Khan University Medical College, Near Stadium, Karachi.	Dec. 1991
2.	Baqai Medical College, 51, Deh Tor, Toll Plaza, G. Gadap Road, Karachi.	28-9-1998
3.	Baqai Dental College, 51, Deh Tor, Toll Plaza, Gadap Road, Karachi.	28-9-1998
4.	Gandhara Institute of Medical Sciences, (The institute consist of) :- i) Kabir Medical College (for MBBS), Roceda Kabir Medical at Sciences Block 57, Gulmohar Lane, University Town, Peshawar. ii) Sardar Begum Dental College (for BDS) 46-E, Jamaluddin Afghani Road, University Town, Peshawar.	6-11-1997
5.	Frontier Medical College, P.O. Public School, Abbottabad.	22-3-1998
6.	Hamdard College of Medicine. Madina Al-Hikman, Muhammad Bin Qasim Avenue, Karachi.	6-11-1997
7.	Islamic International Medical College, Chaklala Scheme No. 3, Street No. 8, Rawalpindi.	28-9-1998
8.	Fatima Jinnah Dental College 18-F, Block 6, P.E.C.H.S., Karachi. in Private Sector:	18-10-1997

140. *Qazi Muhammad Anwar: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the names, designations and period of presens

posting of the officers presently working as GM/MD in NFC head office, Lahore?

Minister for Industries & Production: The required information is annexed for perusal.

ANNEXURE-I

Sr. No.	Name	Designation	Period of Present Posting
1.	Mr. Muhammad Mazhar	General Manager (Finance)	8-3-1992 to date
2.	Mr. Abdul Majid Ch.	General Manager (Comercial)	17-7-1998"
3.	Mr. Tanvir Ahmad	General Manager (Technical)	3-7-1998 "
4.	Mr. Talat Izaz Chughtai	General Manager (Planning)	20-4-1992 "
5.	Mr. Shahid Amin	General Manager (P & A)	11-5-1997 "

141. *Mr. Mustapha Kamal Rizvi: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the details of complints/applications received during November, 1998 regarding the issuance of diplomatic passports to 22 ex-cadre officers/officials of the Ministry of Foreign Affairs in violation of prescribed rules and the action take on these complaints/applications, so far; and

(b) the name and designations of the persons found involved in the issuance of said passports?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The Ministry did not receive any formal complaint during November, 1998 regarding issuance of diplomatic passports to 22 ex-cadre officers/officials of the Ministry of Foreign Affairs in violation of the prescribed rules. However, Mr. Anwar-uz-Zaman LDC of the Ministry who is under suspension for involvement in the issuance of forged passports, put up an application, alleging that 22 ex-cadre officers/officials of the Ministry have been

issued diplomatic passports in violation of prescribed rules. The allegations were found incorrect and baseless as a result of through investigations. Mr. Zaman had tried to malighn other officers of the Ministry through his application as an investigation for his involvement in criminal activities is being carried by the Ministry.

(b) As mentioned earlier, the rules for issuance of diplomatic passports were not violated therefore the question of the involvement of any officer/official does not arise.

142 ***Dr. Safdar Ali Abbasi:** Will the Minister for Planning and Development be pleased to state:

(a) the details of ongoing schemes under PSDP 1998-99 indicating the total cost of each scheme and the amount spent so far an each scheme; and

(b) the details of new scheme to be launched under PSDP 1998-99 indicating also the total cost of each scheme and amount spent so far on each scheme?

Minister for Planning and Development: (a) The total cost of ongoing scheme included in PSDP 1998-99 amounts to Rs. 736.9 billion. The expenditure against all these ongoing schemes in about Rs. 352.4 billion till June, 1998. The details are at Annex-I.

(b) The total cost of new scheme included in PSDP 1998-99 amounts to Rs. 31.7 billion. Till June, 1998 there was no expenditure against these schemes, however, by the end of fiscal year the actual expenditure will be available. The details of new schemes are given at Annex-II.

(Annexures have been placed on the Table of the House and copies have also been provided to the Member).

143. *Mr. Mustapha Kamal Rizvi: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that diplomatic passports are not allowed to the ladies having National Identity Cards with thumb impression;

(b) whether it is also a fact that a number of diplomatic passports were issued to ladies having thumb impression on their national identity cards since 1995, if so, its reasons; and

(c) whether it is further a fact that diplomatic passports were issued to Mrs. Asaf Khan, wife of Asaf Khan, third Secretary, Embassy of Pakistan, Bagdad, and Mrs. Sabrina Masood, Counsler, Naroobi, during the said period having thumb impressoin on their National Identity Cards?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The Ministry abides by the rule which requires that ladies holding diplomatic passport should be in possession of national identity cards with photographs.

(b) Prior to 1995 there was no requirement for a lady applicant to be in possession of National Identity Card with photograph. This rule is strictly being followed by the Ministry and no diplomatic passport is issued to lady applicant unless NIC with photograph is produced.

(c) Mrs. Asaf Khan is the wife of a PFS officer therefore her credentials were known to the Ministry. She was issued a diplopmatic passport in an emergency while her application for the issuance of NIC with photograph was pending with the concerned authorities. She produced the NIC with photograph within two weeks of the issuance of diplomatic passport. The

information regarding Mrs. Sabrina Masood is incorrect as she was issued a diplomatic passport on production of her NIC with a photograph.

144. *Mr. Mustapha Kamal Rizvi: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased tro state:

(a) whether it is a fact that diplomatic passport is allowed only to one wife of the Ministers etc. and other, if any, is not entitled for the same; and

(b) whether it is also a fact that diplomatic passports were issued to two wives of Ex-Federal Ministers, Mr. N.D. Khan and Makdoom Amin Fahim, during the last regime of P.P.P., if so, the action taken or being taken against the officers/officials concerned?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The visa Manual 1974 (paragraph 20-c) clearly states that wives of a husband holding diplomatic passports are also entitled to diplomatic passports.

(b) Diplomatic passports were issued to the two wives of a ex-Federal Amin Fahim, in accordance with rules in this regard.

145. *Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister of Health be pleased to state:

(a) whether it is a fact that due to new construction of additional rooms/wards in the Federal Government Services Hospital the space for outdoor patients have become too conjusted;

(b) whether it is also a fact that there is no proper place for visitors coming alongwith maternity/delivery patients, if so, the steps being taken by the management of the Hospital to provide adequate space for the said purpose?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: (a) No.

(b) Yes, it is a fact. To solve this problem, project for a new maternity ward including Labour Room is under preparation in which provision has been made for waiting area for the visitors coming alongwith maternity/delivery patients.

146. *Dr. Muhammad Islamil Buledi: Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the arrangements made by the Government to provide the Health facilities to the residents of G-9, G-10, G-11 and adjoining sectors of Islamabad; and

(b) whether there is any proposal under consideration of Government to construct a Hospital in G-9, G-10 or in G-11, Islambad if so, when and if not, its reasons?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: (a) The health facilities for the residents of G-9, G-10 and G-11 Sectors are being provided through Dispensaries established in G-9/2, and G-10/3 Sectors.

(b) No. The Pakistan Institute of Medical Sciences already exists in G-8, which is equipped with all necessary facilities to cater to the health needs of the population in G-9, G-10 and G-11 Sectors.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: Now we take Leave Applications.

قاضی محمد انور صاحب نے بعض پیشہ ورانہ مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 2 مارچ کے لئے ایوان

سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ حافظ فضل محمد صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 23 فروری تا 2 مارچ' ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب محمد اکرم ذکی صاحب بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر مورخہ 23 تا 26 فروری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب فاروق احمد خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر یکم مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ انہوں نے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ حاجی عبدالرحمٰن صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر یکم تا 3 مارچ' ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ ماجد سلطان خواجہ صاحب نجی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 25 فروری تا یکم مارچ' اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ حاجی محمد شاہ آفریدی ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 23 تا 26 فروری، اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ انہوں نے تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جاوید مینگل صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر یکم مارچ تا حالیہ مکمل اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ محمد حسین واجہ صاحب نے اپنی ذاتی مصروفیات کی بناء پر یکم مارچ تا حالیہ مکمل اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ اب کیا کرنا ہے ۔ مجھے بتائیں کہ آج کوئی understanding ہے کہ اب کیا کرنا ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب! اگر کوئی understanding ہو سکتی تھی تو وہ آج نہیں ہو سکتی۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب والا! تھوڑی دیر پہلے میں نے ان سے ذکر کیا تھا کہ آج ہم بل move کر دیں گے ۔

میاں رضا ربانی ۔ میں نے کہا تھا کہ دیکھ لیں گے۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ آپ نے کل بھی یہی کہا تھا اور آج بھی یہی کہا ہے کہ آج move ہو جائے گا اور کل پاس ہو جائے گا لیکن بڑا افسوس ہے۔

POINT OF ORDER; RE: MEDIA TRIAL OF THE LEADER OF THE OPPOSITION AND A SENATOR.

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب میں دل کی بات عرض کرنا چاہتا ہوں اور سینئر پارلیمنٹرین راجہ ظفرالحق اور یسین وٹو صاحب تشریف رکھتے ہیں ۔ بہت سارے ایسے بھی بیٹھے ہوئے ہیں جن سے مجھے اتنی توقعات نہ ہوں، لیکن ان دونوں سے یقیناً ہیں۔ کم از کم امور حکمرانی اور سلطنت میں شائستگی رکھی جائے۔

جناب چیئرمین ! آپ نے دیکھا کہ گزشتہ تین یا چار دنوں میں یہاں سینٹ کی جو کارروائی ہوئی، ہم نے ان کے ساتھ تعاون کیا۔ ہم تعاون کچھ ایسی توقع رکھتے ہوئے نہیں کرتے کہ کچھ لو اور کچھ دو۔ ہم خود چاہتے ہیں کہ شائستہ انداز سے اس ایوان کی کارروائی چلے۔ شائستہ انداز سے کام کریں تاکہ لوگ ایسی ہی نگاہ سے ہماری جانب دیکھیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا image شریفانہ ہو۔

جناب والا! اگر ہمارے خلاف کچھ ہے تو آپ اسے عدالتوں میں لے کر جائیں اور عدالتوں میں آپ لے جا چکے ہیں ۔ اب بہت سارے مقدمات ہیں جو عدالتوں میں ہیں لیکن جناب چیئرمین! اب میاں محمد نواز شریف کے کیس میں سپریم کورٹ نے ایک بات تو کر دی کہ یہ جو collective right ہے، پہلے محترمہ بینظیر کے مقدمے میں ، پھر میاں محمد نواز شریف کے مقدمے میں کہ ایک collective fundamental right ہوتا ہے کہ گورنمنٹ میں رہنا کسی کا حق ہے اور لیڈر کا حق ہے کہ وہ گورنمنٹ میں رہے۔ یہ بنیادی حق بنا دیا ہے، آرٹیکل 17 کے تحت۔ اسی طرح ہمارا تعلق بھی ایک جماعت سے ہے ۔ ہماری جماعت کی لیڈر اور پھر وہی نہیں ، ایک سینیٹر جو اس ہاؤس کے ممبر ہیں ان کے بارے میں اس طرح کے اشتہارات سرکاری خرچے پر چھپیں تو پھر کوئی understanding باقی رہ سکتی ہے، یہ آپ دیکھیں آصف زرداری صاحب اور محترمہ کی تصویر۔ بیچ میں ایک محل ہے جس سے تعلق کی وہ تردید کرچکے ہیں۔ ان کی تردید اور گورنمنٹ کا الزام دونوں اس وقت عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ عدالت کے روبرو یہی معاملہ ہے۔ دیگر املاک کے علاوہ سرے محل کی جو تصویر دی ہوئی ہے، کیا ان کی ملکیت ہے کہ نہیں ہے۔ ہم تردید کرتے ہیں لیکن آپ کا اشتہار کیا ہے۔ حقائق بولتے ہیں۔ اگر یہ حقائق ہیں جو یہ بیان

کریں تو پھر عدالت کی ضرورت کیا ہے۔ پھر عدالت میں آپ کیا ثابت کرنا چاہ رہے ہیں۔ پھر عدالت میں ریفرنس کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ حقائق تو پہلے سے ثابت ہو چکے ہیں۔ حقائق کیا ہیں۔ اب آپ دیکھئے جناب۔ بےنظیر بھٹو کی حکومت دو مرتبہ بدعنوانی کے الزامات پر برطرف کی گئی۔ پہلی مرتبہ جو بدعنوانی کے الزامات لگے، صدر اسحاق خان صاحب نے جو ۶ اگست ۱۹۹۰ کو اپنا اعلانیہ پڑھا اور قوم کو سنایا اس میں بہت سارے الزامات تھے۔ ان کے بعد ان الزامات پر مبنی ریفرنسز عدالتوں میں گئے۔ سپیشل کورٹس بنے۔ ہائی کورٹ کے ججز تجویز ہوئے۔ فاضل جج صاحبان نے ان مقدمات کی سماعت کی۔ اس وقت میاں نواز شریف صاحب کی حکومت تھی۔ وہاں جو ثبوت پیش کرسکتے تھے، پیش کیے گئے۔ گواہ آئے، ان پر جرح ہوئی، دودھ کا دودھ ہوا، پانی کا پانی ہوا۔ ایک الزام بھی ثابت نہیں ہوا۔ سینیٹر آصف علی زرداری پر ۱۱ مقدمات بنائے گئے۔ ایسی ایسی الف لیلوی کہانیاں بنائی گئیں، ۲۷ آدمیوں کے قتل کے مقدمات بنائے گئے۔ ایک صاحب کے بارے میں مقدمہ بنا kidnapping for ransom، بم باندھ کر۔ میں نے اس کی جرح کی۔ اسکی چھوٹی سی پتلون میں ۱۳ دن اتنا بڑا بم بندھا رہا اور تاج محل ہوٹل کے کمرہ نمبر ۱۲۲۳ میں ٹھہرا رہا۔ کبھی اوپر جاتا تھا اور کبھی نیچے جاتا تھا۔ کبھی میکلوڈ روڈ پر، کبھی BCCI کبھی چندریگر روڈ پر گیا اور وہ بم بندھا ہوا ہے اور ریموٹ کنٹرول والا کہیں اور ہے۔ تو بھئی تم بھاگ نہیں سکتے۔ اتنی الف لیلوی کہانی پڑھی۔ ۱۸ الزامات لگے۔ ان میں سے ہر ایک میں بری۔ آپ کی ۳ سال حکومت رہی جس میں وہ بری ہو گئے۔ اب آپ نے پھر الزامات لگا دیئے ہیں۔ آپ نے ریفرنسز کر دیئے ہیں۔ وہاں کیا ریفرنسز ہیں۔ عدالتیں چیخ پڑی ہیں۔ وہاں prosecution درخواست دے رہی ہے کہ ان کو verify کروائیں۔ یعنی آپ نے ہتھیار پھینک دیئے ہیں۔ کمیشن آپ نے مقرر کیا ہے۔ ہم نے دستاویزات پیش کر دیئے ہیں۔ کمیشن کو سوئٹزرلینڈ بھیج دیں کہ یہ دیکھے کہ دستاویزات ٹھیک ہیں کہ نہیں۔ ارے بھئی پھر اس میں کیا رہ گیا۔ مقدمے میں کیا رہ گیا۔ آپ خود کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : یہ معاملہ تو عدالت میں ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن : جناب چیئرمین! میں آپ کو عرض کر رہا ہوں۔ یہ اشتہار آپ دیکھ لیں۔ یہ ایک سینیٹر کے بارے میں بھی ہے۔ آگے آپ سنیں۔ ان الزامات کی سچائی احتساب بیورو نے ۲ سال کے قلیل عرصے میں ثابت کر دی۔ کہاں ثابت کی۔ مقدمہ تو ابھی چل رہا ہے۔

یہ تو زیر سماعت ہے۔ اس میں تو فیصلہ ہونا ہے۔ یہ سرکاری خرچے پر ہے۔ یہ میرا اور آپ کا پیسہ جھوٹ پر لگا ہوا ہے۔ میں راجہ صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کہاں ثابت ہوئی ہے۔ کس عدالت نے فیصلہ کیا ہے۔ یا آپ کو قبل ازوقت پتہ ہے کہ عدالت نے فیصلہ کیا کرنا ہے۔ بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری نے بدعنوانی' بے ایمانی اور لوٹ کھسوٹ کے ذریعے قومی دولت پر خوب ہاتھ صاف کئے اور لوٹا ہوا روپیہ مختلف غیر ملکی bank accounts میں جمع کروایا۔ جناب! انہوں نے سارے bank accounts پیش کئے ہیں۔ پتہ نہیں کیا کیا نام ہیں ان کے۔ کوئی Boomer Finance ہے' کوئی Master ہے' پتہ نہیں کہاں سے لے آئے ہیں' سب کچھ الف لیلوی ہے۔ پھر انہوں نے خود درخواست دی کہ ان کی verification کروائیں' جو آرڈر کیا ہے کل جج صاحب نے۔ آج اخبارات میں ہے' اس اخبار میں بھی ہے۔ آپ کی استدعا پر ایک کمیشن Switzerland جا رہا ہے to verify the documents جو آپ نے خود پیش کئے ہیں ہم نے نہیں' کہ آیا وہ درست بھی ہیں کہ نہیں۔ "لوٹی ہوئی رقم سے مختلف ممالک میں جائیدادیں خریدیں اور مختلف Off Shore Companies قائم کرکے رقم کی خورد برد کا عمل مکمل کیا۔" ذرا ان جائیدادوں' بنک اکاؤنٹس اور کمپنیوں کی تفصیلات دیکھ کر فیصلہ آپ خود کریں جناب۔ یہ ساری عوام کو بتا رہے ہیں' یہ "جنگ" میں چھپا ہے۔ یہ ایک ایک قاری کو بتا رہے ہیں کہ ایک سینیٹر اور اس کی بیگم جو Leader of the Opposition بھی ہیں' کیا کیا جائیدادیں انہوں نے ان سے منسوب کردی ہیں۔ سب denied ہیں۔ آپ لے لیں' آپ لے لیں' اگر ہماری ہیں تو۔ آپ نے یہ سب کچھ fabricate کیا ہے۔

آگے دیکھیں۔ بدحواسی بلا وجہ نہیں ہے۔ اب دیکھیں یوں تصویریں لگانا' it is contempt of ایک یہ character assassination of a member of the House and of his wife, court ہے کہ عدالت پر آپ کو اعتماد نہیں' آپ لوگوں کو یہ بتا رہے ہیں کہ "حکومت نے شدید مشکلات کے باوجود دو برس کے قلیل عرصے میں بینظیر بھٹو' آصف زرداری اور ان کے حواریوں کے خلاف ٹھوس دستاویزی ثبوت حاصل کرکے عدالتوں میں پیش کردیئے ہیں۔" کون سے دستاویزی ثبوت جناب؟ وہ دستاویزی ثبوت جن کے بارے میں آپ کے اپنے prosecutor کہتے ہیں کہ جناب جج صاحب! ایک کمیشن بھیجیں .Switzerland رجسٹرار صاحب وہاں جائیں اور verify کرکے آئیں۔ "بینظیر بھٹو اور آصف زرداری کے خلاف یہ مقدمات اپنے آخری اور نتیجہ خیز مراحل

میں داخل ہوچکے ہیں۔" جناب آپ ان کو دیکھیں۔ یہ بھی علم ہے۔ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ہمیں علم نہیں ہے۔ یہ criminal conduct ہے۔ ان کو علم ہے کہ یہ مسائل زیر سماعت ہیں، یہ معاملات زیر تصفیہ ہیں ، عدالت کے روبرو ہیں۔ میں سب کو دکھانا چاہتا ہوں، یہ دیکھیئے ، "اور جلد ہی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے گا"۔

آگے لکھتے ہیں " یہی خوف بینظیر بھٹو کی بدحواسی کا باعث ہے اور انہوں نے قابل احترام عدلیہ، حکومت اور احتساب بیورو کے خلاف شر انگیز پروپیگنڈا مہم تیز کردی ہے" ۔ نیچے مہر لگی ہوئی ہے اور احتساب بیورو ، حکومت پاکستان کے چیف بھی اسی ایوان کے ایک ممبر ہیں ، پر آپ دیکھیں جناب چیئرمین! یہ چیف ، کس طرح ہم پر الزام لگا رہے ہیں کہ ہم عدالتوں کا احترام نہیں کرتے۔ کون الزام لگا رہا ہے؟ بھئی کون الزام لگا رہا ہے؟

اتنی نہ بڑھا پاکئ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قباء دیکھ

جن چھ ایم پی ایز اور ایم این ایز پر فرد جرم لگ گئی ہے عدالت پر حملہ کرنے کی وہ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ احترام نہیں کرتے۔ یہ عجب ظلم اورستم ظریفی ہے۔ اس کو ستم ظریفی کہتے ہیں یعنی ستم بھی کرو اور اس پر ظریفانہ مزا بھی لو، ستم کرکے خوش ہونا یعنی sadism. ستم ظریفی اس کو کہتے ہیں جناب چیئرمین! اور کہنے والے کون ہیں؟ جو سپریم کورٹ پر حملہ کرتے ہیں۔

جس کا میٹر جا کر دیکھیں اسی کے میٹر میں سے کوئی تار نکل رہی ہے۔ عجب لوگ ہیں۔ میں تو حیران ہوا ، I am sure the WAPDA Minister can deny کہ ان کے بھی کسی عزیز کے میٹر کی کوئی ایسی بات نکلی ہے۔ آپ کا فوج سے بھی تعلق ہے، واپڈا سے بھی ہے۔ لیکن جس بڑے کا نام آتا ہے ، ہمارے میٹر بھی چیک کرکے چلے گئے ہیں۔ لیکن ان کے میٹر---

Mr. Chairman: However, Aitzaz Sahib, these all matters which are in the courts.......

Chaudhry Aitzaz Ahsan: No, sir, no, we want an answer to this campaign. We want.

یہ کیسے چلا سکتے ہیں یہ campaign. کون اس پر خرچہ کر رہا ہے؟ یہ آپ دیکھیں جناب، یہ کیسے

چلا سکتے ہیں ایسی ?campaign کیا یہ پیسے ان کے *** کے پیسے ہیں؛ اور ہماری کردار کشی پر خرچ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : اعتزاز صاحب یہ غلط الفاظ استعمال نہ کریں۔ یہ مناسب الفاظ نہیں ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق : یہ تہذیب کی بات خود کر رہے ہیں - یہ کوئی طریقہ ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن : شاہ صاحب بھی بات کرتے ہیں۔ مجھے راجہ صاحب کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا کیا ہے؟ میں نے یہ کہا ہے کہ محاورہ ہے، میں بے محاورہ بات نہیں کرتا ہوں۔

Mr. Chairman : I think I will expunge these words. Those words *** are expunged.

چوہدری اعتزاز احسن : "*** کے پیسے ہونا" ایک محاورہ ہے سر۔

Mr. Chairman : When You say,

ان کے -

چوہدری اعتزاز احسن : یہ ان کے *** کے پیسے نہیں ہیں جو اس پر لگا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : نہیں مناسب نہیں ہے۔ یہ مناسب الفاظ نہیں ہیں So these are expunged.

چوہدری اعتزاز احسن : اپنے پیسے جتنے چاہیں لگائیں، اپنے پیسے سے دیں، یہ اس طرح اشتہارات نہیں دے سکتے۔

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن : نہ اس طرح کوئی ہاؤس چل سکتا ہے نہ اس فضا میں کوئی بات ہو سکتی - آپ نے پوچھا کہ کیا understanding ہے - راجہ صاحب! مجھے شرم آرہی ہے کہ آپ اس میں لکھی ہوئی باتوں پر انگیجت نہیں ہوئے، جو الفاظ اس میں لکھے ہوئے ہیں۔ معاف کیجئے راجہ صاحب! آپ کی عزت اس میں ہے کہ ہم عزت کرتے ہیں۔

---

*[***The words expunged by the order of the Chairman]*

راجہ محمد ظفر الحق : یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن : آپ لوگوں کی پگڑیاں اچھال رہے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق : میں یہ کہہ رہا ہوں کہ الفاظ صحیح استعمال کریں۔

چوہدری اعتزاز احسن : آپ کی بائیں جانب بیٹھے ہوئے لوگ ہیں۔ آپ ادھر نظر دوڑائیں جن کے میٹروں سے کیا کچھ نکلا ہے۔ آپ بات ہماری طرف دیکھ کرتے ہیں۔ عجب بات ہے جناب چیئرمین۔ میں ایک اور چیز آپ کو عرض کروں، کہ پیسہ کسی کا ہے اور لگا یہ رہے ہیں اپنی ذاتی سیاست کو تیز کرنے کے لئے، اپنی جماعتی سیاست کو تیز کرنے کے لئے یہ اس پیسے کو خرچ کر رہے ہیں۔ اس معاملے کو انتہائی -----

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن : آپ بیٹھیے، آپ کا بھی سر شرم سے جھکنا چاہیئے۔ سب کے جھکنے چاہئیں، ہاں میں ہاں ملانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن : ہاں میں ہاں ملاتے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : اعتزاز احسن صاحب! آپ wind up کرلیں۔

چوہدری اعتزاز احسن : سر یہ نہیں چلے گا۔ I have made a statement, they have to discontinue this.

(مداخلت)

جناب چیئرمین : راجہ صاحب! اس جانب سے کوئی جواب دے گا۔ خالد انور صاحب would you like to make a reply.

جناب خالد انور : جی سر۔

جناب چیئرمین : O.k. اس کا جواب آنے دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : جو اعتزاز احسن صاحب نے پوائنٹ raise کیا ہے اس کا جواب آنے دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : یہ کیا طریقہ ہوا۔ دیکھیں ناں ! آپ کے لیڈر آف دی اپوزیشن نے ایک پوائنٹ raise کیا ہے جواب تو آنے دیں پھر دیکھیں گے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman : I will not allow it. I am now asking the Law Minister to make a reply to the point raised by Mr. Aitzaz Ahsan.

(مداخلت)

جناب چیئرمین : جواب آنے دیں۔

Ch. Aitzaz Ahsan : I have to speak.

جناب چیئرمین : مزید کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔ اعتزاز صاحب کو پہلے مکمل کر لینے دیں۔ اس کا جواب آ جائے' اس کے بعد پھر سنیں گے سب کو .Let him complete first ایک بات ختم ہو جائے پھر دیکھیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، صفدر عباسی صاحب .this is not a way کوئی طریقہ کار' some decorum ہونا چاہیئے ۔ اس شور سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ آپ نے ایک بات کی ہے۔ Mr. Aitzaz Ahsan has raised a point, آپ please بیٹھ جائیں۔ .He is fully competent to look after himself

ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب صوبیدار صاحب مداخلت کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: You are also interfering

آپ ان کو الزام نہ دیں۔ جی اعتزاز صاحب۔ مندوخیل صاحب! بعد میں آپ کی بات سنیں گے۔

چوہدری اعتزاز احسن، جناب چیئرمین! میں تو ایمان سے اس بات پہ حیران ہوں کہ اتنا بڑا mandate جس حکومت نے لے رکھا ہے اس کے اتنے نادان دوست ہیں ۔ سب مل کے

جس قدر نیچے سے آئے ہیں اس حکومت کو، انشاء اللہ تعالیٰ ان کے تو دن ویسے ہی مجھے لگتا ہے پورے ہوئے ہوئے ہیں۔اس کی وجہ میں آپ کو بتاؤں۔ حکومت کی خواہش ہوتی ہے کہ یہ ہاؤس یا جو بھی ہاؤس ہو وہ چلتا رہے۔ وزیروں کا یہ کام نہیں ہوتا۔ ہم نے وزیر دیکھے ہیں کہ back benchers کو جا کے، اپنی side پر، ٹھوڑیوں پر ہاتھ لگا رہے ہوتے ہیں کہ بھئی بیٹھ جاؤ، بیٹھ جاؤ۔ آپ provoke نہ ہوں۔ آپ انگیجنٹ میں نہ آئیں ۔ کیوں ؟ انہوں نے ہاؤس کو چلانا ہوتا ہے۔ لیکن میاں نوازشریف کی ٹیم نے میرے خیال میں فیصلہ کر لیا ہے کہ pavilion میں بیٹھے رہیں۔ پتہ نہیں شاید نکلنے کا گراؤنڈ ہے جو اتنے ڈرتے ہیں کہ ہم باہر نکلیں ہی نہ ' یہ ساری ٹیم ' میں تو حیران ہوں وزراء پر۔ ادھر والوں پر میں حیران نہیں ہوں ۔ ان کا کام ہے کھڑے ہو جانا ۔ بیچ میں ایسے ہیں ۔ ذرا مشتعل مزاج لوگ----

جناب چیئرمین: دونوں طرف ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: ہمارا تو پتہ نہیں چیئرمین صاحب! ہم نے تو شاید کہا ہو کہ کرو۔ دیکھیں ناں یہ دو sides ایسی ہیں پارلیمنٹ کی-----

Mr. Chairman: I think, we should develop a culture

کہ ایک دوسرے کی بات آرام سے سنیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: اس جانب، حکومت کی جانب۔ جناب! پارلیمنٹ جب چلنی ہوتی ہے تو چلتی اس طرح ہے کہ حکومت کی جانب سے انتہائی صبر ہوتا ہے اور حکومت کی جو ٹیم کھیل رہی ہوتی ہے، باقی ساتھ ہی ہوتے ہیں لیکن جو کھیل رہی ہوتی ہے وہ وزراء کی ٹیم ہوتی ہے۔ وزراء manage کرتے ہیں باقی سب کو۔ اب وہ کھڑے ہو رہے ہیں۔ میں حیران ہوں ۔ کوئی وزیر نہیں اٹھتا۔ آپ بھی ہنس رہے ہیں۔ آپ میرے point کو appreciate کر گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں ، میں سمجھ رہا ہوں کہ جس طرح ادھر وزراء کی ٹیم کھیلتی ہے ادھر آپ کی ٹیم کھیل رہی ہوتی ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب! ہم نے تو شاید خود ان سے کہا ہو۔ ہماری ٹیم کا تو کام ہی یہ ہے۔ ہم تو اپوزیشن ہیں جناب۔ آپ appreciate کر گئے ہیں۔میاں صاحب کو ان وزراء کی کلاس لینی چاہیئے۔ یہ وزراء کبھی کورم پورا نہیں بنا سکتے ہیں ۔ اگر کورم بن جاتا ہے تو یہ

وزراء ہاؤس کو چلانے کے لئے کوئی خاص کوشش ، خاص محنت کرنے کو تیار نہیں۔ اپنا اپنا "ڈنگ ٹپاؤ " پارٹی ہے۔ چل رہی ہے ، چلاؤ۔ چلتے جاؤ۔ اب میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین! کہ مجھے اس بات پر بڑا دکھ ہے کہ راجہ ظفرالحق صاحب جیسے شریف النفس شخص کو بھی اس میں استعمال کی گئی زبان، میں باقی باتیں پہلے عرض کرچکا ہوں، دہراتا نہیں ہوں، اس میں استعمال کی گئی زبان پر ان کو کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ لیکن یہ جو بدحواسی ہے بلا وجہ نہیں ۔ کون اس جملے کی صفائی دے سکتا ہے کہ Leader of the Opposition اور ایک Senator کے بارے میں یہ جملہ لکھا جائے۔ کون شریف آدمی ہے ۔ کون انسان ایسا ہے جس کی زبان شائستہ ہے۔ کون شائستہ شخصیت، کون parliamentarian ہے جو ان الفاظ کی صفائی دے سکتا ہے ۔ یہی نہیں، پھر آپ یہ کہتے ہیں کہ یہی خوف بے نظیر بھٹو کی بدحواسی کا باعث ہے اور انہوں نے قابل احترام عدلیہ ، حکومت اور احتساب بیورو کے خلاف شرانگیز پروپیگنڈہ مہم تیز کر دی ہے۔ یہ پروپیگنڈہ مہم کون تیز کر رہا ہے، کون پروپیگنڈہ مہم کر رہا ہے، مجھے خبر نہیں کہ اس اشتہار کی قیمت کیا ہو گی، میرے خیال میں لاکھوں اس کی قیمت ہو گی۔ پورا باہر کا آدھا صفحہ ہے۔ اب اس game کو کون بڑھا رہا ہے، یہ game آپ کے ہاتھ میں نہیں رہی ہے۔ آپ کے اندر بیٹھے ہوئے ایسے ایسے شرانگیز ، شرارت انگیز عناصر موجود ہیں، آپ اپنی صفوں کو چھانیں، ان کو ڈھونڈیں، ان کی شناخت کریں، ابھی وہ بولنے والے بھی ہیں۔ آپ ان سے جان چھڑائیں، میں یہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں، کئی ایسے ہیں جو کہ ہمارے ہی کھلاڑی ہیں جو اس game کا temperature بڑھا رہے ہیں، درجہ حرارت بڑھا رہے ہیں، کبھی حکومت کو درجہ حرارت بڑھے ہوئے اچھے نہیں لگتے، پسند نہیں ہوتے، حکومت تو چاہتی ہے کہ امن ہو، ذرا ٹھنڈا رہے کام، آپ کے گرو نے ایک دفعہ کہا تھا کہ ٹھنڈی کر کے کھاؤ، آپ کبھی کینیا سے مار کھا کے نکلتے ہیں

بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

477 روپے تین سالوں میں آپ انکم ٹیکس دیتے ہیں دنیا کے امیر ترین شخص ہو کر۔ جناب والا! میں اب تھوڑی سی نصیحت تو کر دوں، خواجہ صاحب مجھے معلوم ہے کہ میں بین ہی بجا رہا ہوں اور بین جس جانور کے سامنے بجائی جاتی ہے، میں نے اس کا نام لے دیا جو کہ محاورہ ہے تو آپ کہیں گے ، اگر آپ نہیں کہیں گے تو راجہ صاحب ضرور کہیں گے کہ یہ غیرپارلیمانی ہو گیا ورنہ مجھے معلوم ہے کہ میں بین بجا رہا ہوں، مجھے معلوم ہے کہ ان کے کان سنتے نہیں، ان کی آنکھیں

دیکھتی نہیں، ان کے دلوں کو تالے لگے ہوئے ہیں۔ میں جانتا ہوں جناب چیئرمین! کہ میں یہ اذان دے رہا ہوں اور بے وضو لوگوں کے سامنے بار بار اذان دے رہا ہوں، پھر بھی

مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

جناب چیئرمین: جی جناب خالد انور صاحب۔ نہیں پلیز ' پلیز پہلے خالد انور صاحب جواب دے لیں اس کے بعد آپ ۔ پہلے خالد انور صاحب جواب دے لیں، پھر اس کے بعد کافی وقت ہے۔ پھر آپ بول لیں۔

Mr. Khalid Anwar: Sir, I listened with great patience, with great interest......

Mian Raza Rabbani: Sir, point of order....

(interruption)

Mr. Chairman: No, please, no, no point of order. I am not allowing it Raza Sahib, at least I have respect and the authority of the House, I am not allowing it. I am asking you to please sit down. I am not allowing you a point of order. Please, Raza Sahib you have sufficient experience to understand that when the Chair does not allow a point of order, you sit down. Please, Raza Sahib, I am asking you to sit down, I am not allowing a point of order. Raza Sahib, please...

(interruption)

جناب چیئرمین: رضا صاحب! آپ کو بہت تجربہ ہو گیا ہے، آپ بڑے سینئر ہو گئے ہیں '

I have great respect for you, please sit down, I am not allowing a point of order, I am not allowing any clarification, I will do so after he finishes his speech. At this point I am not going to allow any point of order.

بعد میں کریں گے، پہلے سن لیں، پہلے یہ بات ختم ہو جائے، بعد میں کریں گے۔

Then I will take up other issues, please sit down , it is a very difficult task I have to do, please cooperate with me.

(interruption)

Mr. Chairman: Please do not bind me to do anything. For the time being I am not allowing a point of order. I have given the floor to Mr. Khalid Anwar, unless you respect these decisions, we can not run this House. I am not making any commitment, Aitzaz Sahib do not ask me to make commitment. For the time being I am not allowing a point of order, I am allowing him to speak, just as when you were speaking, I did not allow a point of order to this side.

Ch. Aitzaz Ahsan: You are not denying him either at this point ...

جناب چیئرمین، لیکن اعتزاز صاحب! کوئی طریقہ ہونا چاہیئے ناں۔ Ten people were
لیکن asking for the point of order when you were speaking, I know Aitzaz Sahib
میری پوزیشن بھی تو دیکھیں ناں۔ مجھے کسی طریقے سے اس ہاؤس کو چلانا ہے کہ نہیں۔ Please
show some understanding.....

چوہدری اعتزاز احسن، میں جو سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ اس وقت رضا صاحب کو اجازت نہیں دے رہے ہیں ۔ نہ ہی قبل از وقت ان کو ان کے بعد بولنے سے منع کر رہے ہیں۔ اس وقت فیصلہ کریں گے۔

جناب چیئرمین، میں اس وقت کسی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا ۔ اس وقت میرا فیصلہ یہ ہے
کہ I am not allowing any point of order just as I did not allow it when you were
speaking. I am not allowing any point of order now. بعد کی بات بعد کی ہے۔ OK جی۔

Mr. Khalid Anwar : Thank you very much sir. Sir, I listen to the impassioned rhetoric of the Leader of the Opposition with great interest. I had not had occasion to glance at this advertisement which was read out by him. So, I heard the contents of this, I heard the contents of this advertisement just now when he read it out and I noticed with great interest the extreme pleasure he took, the extreme pleasure he took in reading out and repeating and reiterating the very

serious allegations of corruptions made against his leader.

Now in the normal course, if something appears in advertisement which is objectionable, which ought not be said, I think, a sensible person does not repeat that because what is repeated on the floor of the House will be repeated in the press tomorrow. This is public property. Now he read out each and every allegation against Mohtarma. He read out each and every allegation against the Senator and he took great pleasure in it. He smiled, he looked around triumphantly informing everyone of the allegations made against his leader.

Sir, we have seen again and again that they get up and ostensibly they are angry, ostensibly they are impassioned, ostensibly they complain about the allegations made and in private, outside this chamber they talk to their friends, they talk to their colleagues, they talk to the press and say "that man has destroyed the Pakistan Peoples Party". And when he is with them, they are loyal with each other in their loyality to him. In public they announce their loyality to the leader. In private they say this leader has destroyed us. This is what they do again and again.

Now what was the need for him to repeat those allegations against his leader. The Ehtesab Bureau made certain very serious allegations of corruption against his leader. He read them out. He repeated them. He looked around triumphantly announcing to the whole world the allegations of corruption made against his leader.

Now, I personally have always noticed, I have only to get up .....and there is a flurry of nervousness.

(interruption)

Mr. Khalid Anwar : They can not bear to hear me. They get

nervous, they get upset. They start shouting, they start hailing. Please gentlemen , kindly listen. We listened to your leader, we listened patiently to your leader. Extend the similar courtesy to us.

(interruption)

جناب چیئرمین، بات کرنے دیں پلیز۔ آپ patience کیوں loose کر جاتے ہیں۔ پارلیمنٹ کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کی بات سننا۔ حوصلے سے سنیں۔ کیا فرق پڑتا ہے۔

Mr. Khalid Anwar : Let us now take up the arguments one by one. I take up the arguments advanced one by one. The first argument was this. He said; "the matter is subjudice, it ought not to have been discussed in a newspaper advertisement". This was the first argument. How did he develop it? He says, "the contents of the advertisement are that their government was dismissed. Why? On the ground of corruption". Now this is argument that their government was dismissed on the ground of corruption and he says , "this is subjudice" and then he adds himself that as far as the first dismissal by Mr. Ghulam Ishaq Khan on the ground of corruption, he says ,"as far as the first dismissal is concerned, all those references were decided in their favour". Now if they are decided in their favour, it can't be subjudice. This elementary logic he himself admits on the floor of the House but all the allegations made, have been decided by the courts of law. As still he argues that the matter is subjudice. Now, this is logic, this is logic which atleast alludes me. I am unable to understand this logic.

Then he travels further, he comes to the second dimissal, he comes to the second dismissal and he focuses on that property known as "the Surrey Mansion". He says this matter is also subjudice and he forgets, he forgets that the Supreme Court of Pakistan, in that very petition and in which he appeared

as the council and in which Raza Rabbani appeared as the council, in that very petition, specifically, by name referred to the "Surrey Mansion" as providing material of corruption on the basis of which President Farooq Laghari rightly dismissed their government, rightly dismissed their government, that is the Supreme Court yet and he says, Ehtesab Bureau should not talk about the Surrey Mansion. Now, again this is a peculiar logic, he understands that logic, his colleagues understand that logic but rest of the world doesn't understand that logic.

Let me go further sir, his third objection, his third objection was, he said that the government of Pakistan has made an application, the Ehtesab Bureau has made an application that a commission should be sent to Switzerland to verify the genuineness of those bank documents on the basis of which a very serious allegation has been made against his leader, this was the third point.

And by some very peculiar chemistry, he comes to the conclusion, this is objectionable. Now, he is a lawyer, he is an eminent lawyer, I respect him as a lawyer but I think, a first year LLB student would know an elementary fact that if the prosecution relies on certain documents, we have to prove it. This is an elementary proposition of criminal law, if the prosecution is relying on certain documents they have to prove it. And what better way of proving them than this that a commission should travel from Pakistan to Switzerland, appear before the judge who has seized of the case and ask, "are these documents genuine or are they not genuine?" This is all that government has done. Sir, again..........

(interruption)

جناب چیئرمین- Please صفدر صاحب- نہیں ٹھیک ہے-

Mr. Khalid Anwar: Thank you gentlemen, thank you very much.

جناب چیئرمین۔ جی۔

Mr. Khalid Anwar: Now, sir the objection is this that there should not be a judicial commission to travel to Switzerland, to appear before the judge who has the original banking documents, and ask the judge sir, "are these copies genuine or are these forge?" This is all and I am not surprised that he is objecting. In fact, I compliment him for that because he knows they are genuine and he rightly objects to this. Sir, once again, they are beginning.

جناب پھر سے شروع ہو گئے ۔ یہ پھر سے شروع ہو گئے۔ ہم ان کے جھوٹ سنتے ہیں۔ آپ ہم سے سچ تو سنتے جائیو۔

(interruption)

جناب چیئرمین۔ تھوڑا سا حوصلہ، تھوڑا سا حوصلہ ۔

Mr. Khalid Anwar: Sir, I travel further. Now, sir, within a few days the courts in Pakistan will know, the whole world will know, are those documents genuine or not. They are going to be placed before Swiss judge, he will look at the original banking documents and then he will certify, are these genuine documents or are these forgeries. They are terrified by that, they are frightened of that, they can't bear this, it is going to be exposed before the whole world. Hence this objection.......

(interruption)

Mr. Khalid Anwar: Now sir, I travel further to the fourth point. It is this, the reference was made---

(interruption).

Mr. Chairman: The point has been raised by the Leader of the Opposition.

اب وہ جواب نہ دیں، کیا کریں۔

Mr. Khalid Anwar: Now sir, the point was raised, this is the argument, he said that there are bank accounts in the name of Boomer Finance, in the name of Maristone and he wonders who are the owners of those accounts. This is the argument advanced by him. Now, I want to make an offer to him. I want to make an offer to his leader on the floor of the House. It is this. She says these are not her bank accounts. I put it to her. It is very simple proposition. Let her write a letter to the Swiss court that these are not my bank accounts. As far as I am concerned, let they be transferred to the people of Pakistan. That is a fair offer. Is it not a fair offer, she says those are not her accounts.

(interruption).

Mr. Khalid Anwar: Accept the offer. Give it in writing. Give it in writing to the judge. Sir, it is a very simple offer . It is a very plain question. It has a very plain answer which is required. All she needs is to write a letter to the Swiss judge, one sentence letter. Since these bank accounts do not belong to me, I have no objection if this money is transferred to the people of Pakistan. Let her give that letter. Let her give it.

(interruption)

Mr. Khalid Anwar: Now sir, again he is getting agitated.

(interruption).

Mr. Khalid Anwar: They cannot bear the truth. Now sir, I have given an offer to them and they can accept that offer and solve all the criminal

cases. They can solve all that litigation. It is a very easy solution. What did that advertisement say. It says in essence that there is money belonging to her lying in Switzerland bank accounts, he says it is false. It should not be said. I have given him a complete solution, a complete answer. Just one sentence letter to the Swiss judge, all their problems are solved. Will they give that letter? Will they make that offer to the Swiss judge? No. No. That they won't make. They would rather make speeches, impassioned speeches, purportedly impassioned speeches. To what extent their sincerity behind that ostensible passion is a different matter. To what extent he is trying to prove his loyalty to his leader on the the floor of the House, is a different matter. Let us not explore this.

Sir, let me travel further. He says why have these advertisements appeared? Has he forgotten when the Peoples Party government was there, similar advertisements used to appear. Has he forgotton that? Is he suffering from amnesia that he only remembers what takes place now. Has he totally forgotten what took place in those three years when they devastated the economy? When they shattered the economy of Pakistan. When they looted the funds of the public exchequer. Has he forgotton all that?

(interruption)

Mr. Khalid Anwar: Sir, let me proceed. He talks about bank loans. The Leader of the Opposition talks about the Income Tax. Now sir, he began by saying that cases which are subjudice should not form the subject matter of discussion in the newspapers. This is how he began? May I remind him that his party has filed a number of references against Mian Nawaz Sharif, a number of references, those matters are also subjudice. Why does not he keep quiet about that? But despite that they keep on filing references, they keep on talking

about it. Everyday they keep on talking about it. Everytime he makes a speech on the floor of the House he talks about it. Now why does he do that? Is this not a clear case of double standards? One sets a standard for the Peoples Party and another for the Government. And I think, and I really appreciate it, something that the honourable Leader of the Opposition said. He said it and as he repeated it three times, he said that there should be a different standard for the Government, there should be a different standard for the Opposition. As far as the Government is concerned, what is his prescription? Dr. Aitzaz Ahsan prescribes "Sabr". As far as the Opposition is concerned what is his prescription.

شور مچاؤ ، ہنگامہ کرو۔

What is this logic? If there is patience, that should be on both sides of the eyes. If there is a "Sabr", it should be on both sides of the eyes. What is this peculiar standard.

کہ حکومت تو خاموش رہے اور وہاں سے ہنگامے ہوں۔

What is this concept of equality. It is something which is totally alien to the law. It is alien to parliamentary practice. It is alien to parliamentary procedure. If there is to be patience, it should be on both sides. As far as we are concerned sir, while he was speaking we kept silent. I kept silent. But do they keep silent when I get up. I don't think so. I have never addressed this House without their jumping up and down and shouting. I can't recall that single instance.....

(interruption)

Mr. Chairman: Safdar Abbasi Sahib, please sit down. You are out of order. Please sit down.

Please sit down. Plese Safdar Sahib for کا۔ point of order یہ جواب دے رہے ہیں

God's sake کوئی طریقہ کار ہونا چاہئے۔ وہ جواب ختم کر لیں پھر بات سنوں گا آپ کی۔ آپ پلیز بیٹھ جائیں - پہلے یہ بات ختم ہو جائے پھر دوسری بات پر آنا۔ جی خالد انور صاحب۔

Mr. Khalid Anwar: Sir, we have seen this once again. Why it is? The answer is very simple. The truth pinches. The truth bites. As far as we are concerned, we sit quietely. We listened to them courteously, we listened to them patiently. They can't do it.

برداشت نہیں ہے، کیوں نہیں ہے سچ بولا جا رہا ہے۔ یہ ان سے برداشت نہیں ہوتا ہے۔

Now sir, the point is very simple one. This thing started as far as, although he did not say, I think, the only justification was that this was supposed to be a point of order. He started of on a speech about matters which are subjudice, matters which are pending in courts and he does not raise these matters before the court.

Sir, you rightly said these are the arguments which should be advanced before the courts. The doors of the court are open. These are counsels. Let him go, let him place before the Judges, "Sir, an advertisement has appeared. We think this advertisement is objectionable". He does not do that. What does he do? If this is contempt of court, what he has done is contempt of court doubled and re-doubled because he has argued all these things on the floor of the House knowing perfectly well that these are matters which should be heard and decided by the court. He disregards all that

اب پھر یہ شروع ہو گیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہی تو کہہ رہے ہیں وہ کہ کورٹ میں جائیں۔ This is what he is saying.....

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جی خالد انور صاحب ۔ بات ختم ہو جائے پھر اس طرف آتا ہوں۔

Exactly, if the court has issued a notice, then what he is suggesting is that go to the Court. جی خالد صاحب۔

جناب خالد انور ۔ پھر سے شروع ہو گئے ہیں جناب رضا ربانی صاحب اور ڈاکٹر صفدر عباسی صاحب I have a lot of regard for Dr. Safdar Abbasi, I have a lot of regard for him, God has blessed him with good brain, otherwise he would not be a doctor. ڈاکٹر صفدر صاحب brain زیادہ استعمال کیجیئے آواز کم کیجیئے۔ یہ آپ کو دوستانہ مشورہ ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ آپ نے اپنی بات ختم کر لی ہے؟ ---- آپ اپنی بات ختم کر لیں پھر ان کو موقع دیا جائے گا۔

جناب خالد انور ۔جی میں ختم کرتا ہوں ۔ میں آخر میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ sir, this discussion began almost one hour ago, ostensibly its a point of order, we had a very legislative agenda before the House.........

(مداخلت)

جناب خالد انور ۔ جناب یہ پھر سے شروع ہوگئے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ان کو ختم کرنے دیں ۔

جناب خالد انور ۔ بھئی میں نے کیا کہا۔ یہ heavy legislative agenda ہے تو کہتے ہیں withdraw ' یہ کیا ہے جی ۔

Sir, the point is this, I would respectfully submit this that perhaps it would be a good idea and we are happy to cooperate with our friends on the other side of the House. If we can work out a modality in which the business of the House carries on.

جناب چیئرمین۔چلیں وہ تو اور بات تھی ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر آپ نے بات ختم کر لی ہے ۔

Mr. Khalid Anwar: I could say a great deal more, but lot of time has elapsed and I do not want to take up any more time about this sir.

میری عرض یہ تھی کہ بنیادی طور پر کچھ ایجنڈا پر بھی آجائیں ۔

جناب چیئرمین۔اس پر بھی آتے ہیں ۔ گوہر ایوب صاحب بات کرلیں۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ گوہرایوب صاحب شاید دوسرے مسئلے پر بات کرنا چاہیں that is not an issue, we do not question your own......

جناب گوہر ایوب خان ۔ جناب I am on personal explanation, the honourable senator Aitzaz took a swipe at me on 23rd of the last month. ایک ایف آئی آر میرے داماد کے خلاف کاٹی گئی تھی ۔ He was out on Umrah میرے پاس attested بیان حلفی ہے by the S.D.O. جو ٹیم لے کر گئی کہ مجھ سے under pressure یہ کرایا گیا تھا۔ بہرحال میں یہ آپ کو سینٹ کے ریکارڈ کے لئے دے رہا ہوں ۔ اور پھر معزز پریس کو بھی دے رہا ہوں تا کہ وہ بھی دیکھ لیں ۔

جناب چیئرمین۔میں آپ کو پڑھ کر بتا دیتا ہوں ۔

جناب گوہر ایوب خان ؛ And I have told him to take a decision from the court. اس کے بعد دیکھی جائے گی کہ کیا ہو گا ۔

چوہدری اعتزاز احسن ۔ یہ تو عذر گناہ بدتر از گناہ والی بات ہے ۔ I just took a swipe, I did not really want to cause any discomfort to the honourable Minister for Water and Power but I think he is causing himself more discomfort than anything else. اگر یہ عذر ہے کہ ایس ڈی او کا حلفی بیان ہے تو ایس ڈی او آپ کے پریشر کے تحت ہے، وہ تو آپ کا ماتحت ہے اور اس کی کیا حیثیت ہوگی، اس کو ہم نہیں مانتے ۔ وہ ایک محترمہ کی بجلی کی تار نکلی ہے تو وہ کہتی ہیں کہ اپوزیشن کے ایک سابق ایم این اے فیصل صالح حیات نے آکر لگوا دی ہے ۔ اچھا جی! یہ بہانے ، عذر گناہ بدتر از گناہ کے بہانے ہیں ۔ جناب آپ

کو ایک دفعہ پہلے بھی میں نے عرض کیا تھا۔ ایک غلام تھا اور بادشاہ صاحب اندر نہا رہے تھے تو غلطی سے وہ حمام میں چلا گیا انہوں نے پکڑوا کر گردن زنی کا حکم کر دیا۔ اس نے کہا کہ حضور مجھے اجازت دیں کہ اپنی صفائی تو پیش کروں۔ کہا کہ بادشاہ سلامت نہا رہے تھے تو ،تو کیوں داخل ہوا حمام میں ۔اس نے کہا جناب! وہ ایسا ہے کہ میں سمجھا ملکہ صاحبہ نہا رہی ہیں۔ وزیروں کو کیا ہو گیا ہے۔ I tell you sir .I am sorry گوہرایوب صاحب' آپ کوئی بہتروکیل کریں۔ ان لاء منسٹر صاحب سے آپ جان چھڑائیں ۔ ابھی آپ نے اتنی بات سنی ہے' آپ نے بیان حلفی ان کے مشورے سے دے دیا۔ یہ تو مروانے کی بات ہے اپنے آپ کو because SDO کا بیان حلفی کبھی آپ کے حق میں نہیں جائے گا۔ Evidence Act پڑھ لیں' قانون شہادت ' آپ مجھ سے مشورہ کر لیں' آپ کے داماد کے لئے کوئی راستہ نکلوا دیں گے۔لیکن جناب چیئرمین !

جناب چیئرمین ۔ جی فرمائیے۔

چوہدری اعتزاز احسن ۔ میں کیا کہوں جناب! اس قدر serious معاملے پر جو رویہ ہے وزیر قانون' فاضل وزیر قانون کا' وہ سمجھتے ہیں کہ بات انگریزی میں کی جائے ۔انگریزی میں ہم عدالتوں میں کرتے رہتے ہیں۔ میں آہستہ آہستہ ان کو اردو پر لانا چاہتا ہوں ۔وہ ذرا ذرا کر کے انشاء اللہ اردو کی جانب جب رجوع فرمائیں گے تو شاید ذرا سچ بھی بولنا شروع کر دیں گے ۔ انگریزی میں کچھ نہ کچھ مبالغہ آرائی آسان ہوتی ہے ۔جوٹ لگانا بھی آسان ہوتی ہے ۔ اور ان کی زبان اور ان کے ذہن میں چونکہ ایک مطابقت ہے ۔ ان میں ایک مطابقت ہے جناب۔اور وہ کس قسم کی مطابقت ہے۔ویسے تو حکیم نیئر واسطی صاحب اپنی بلاغت اور فصاحت سے اس کو بڑی اچھی طرح بیان کرتے تھے کہ --- کسی اور وقت میں عرض کروں گا اس مطابقت کے بارے میں جو ان کے ذہن اور ان کے دماغ اور ان کی زبان میں ہے ۔ ماشاء اللہ کیا باتیں فرماتے ہیں ۔ سمجھتے ہیں کہ ایک بندہ میلا انگریز بن جائے تو وہ زیادہ اچھا لگتا ہے پتا نہیں ' خبر نہیں یہ کیا ان کو ایک complex ہے کہ ضرور بات کرنی ہے ۔ میں اردو میں بات کرتا ہوں آپ انگریزی میں جواب دیتے ہیں۔ مجھے تھوڑی سمجھ آتی ہے۔لیکن دو باتیں انہوں نے بڑی عجیب کہی ہیں ۔ دو باتیں آپ نے بڑی عجیب فرمائی ہیں اور اس لئے مجھے کھڑا ہونا پڑا ہے ۔ ایک آپ نے یہ کہا ہے' میں ان کے الفاظ دہرانا چاہتا ہوں کیونکہ آپ کے الفاظ ہیں 'I took pleasure in reading this. جناب نہیں'

اللہ کی قسم۔ میں خود اس بات سے حیرت زدہ تھا' دکھ بھی تھا اور میرا خیال تھا کہ میں ان کو اگر وضاحت کے ساتھ، تھوڑے سے emphasis اور زور کے ساتھ یہ پڑھ کر سناؤں گا تو شاید احتساب بیورو کی اس حرکت 'اس ناروا حرکت پر جو ان کے ساتھی' اور ان کی حکومت کا احتساب بیورو ہے' اس کی حرکت پر شاید ان کے سر ندامت سے جھک جائیں گے۔ افسوس! شرم جیسی کوئی چیز اس طرف نہیں ہے۔ ایک صاحب تھے' مجھے یاد ہے کہ وہ جب انگلستان گئے تو وہ بار بار خواتین کے پیچھے جاتے تھے تو ان کو ڈانٹ پڑتی تھی۔ کسی نے کہا کہ یار شرم کرو۔ کہنے لگا یار شرم تو آنی جانیئے ہے' آئی آئی ' نہ آئی نہ آئی ۔سو ادھر تو وہ شرم آتی ہے ادھر آتی نہیں ہے۔ اب وہ نہ آئے تو میرا اس میں کوئی قصور نہیں ہے جناب۔

اب لاءمنسٹر صاحب نے ایک ایسی خراب اور غلط حرکت کو اپنا لیا ہے۔میرا خیال تھا کہ یہ کہیں گے --- یہ باقی سب دلائل ایک طرف' میں سمجھتا تھا کہ اٹھیں گے' اور کہیں گے' فرمائیں گے' اس اشتہار کے ساتھ حکومت کا کوئی تعلق نہیں' کیوں تعلق نہیں اس لئے تعلق نہیں کہ یہ توہین عدالت کے زمرے میں آتا ہے اور حکومت توہین عدالت نہیں کرنا چاہتی ۔خدا کی قسم جناب چیئرمین صاحب! میں سمجھا کہ آپ اٹھے ہیں' آپ عدالتوں کے احترام کے بارے میں بات کریں گے ۔آپ عدالتوں کے سامنے سرنگوں ہو ں گے۔ آپ کہیں گے کہ یہ معاملہ اس اشتہار کے مطابق عدالت میں زیر تصفیہ ہے' زیر سماعت ہے۔ جب آپ نے بات شروع کی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ اشتہار چونکہ دیکھا نہیں' سنا ہے ' میرا خیال تھا کہ کہیں گے' جی میں اس پر دنگ رہ گیا ہوں مجھے اس پر افسوس ہے ۔ یہ حکومت پاکستان کی جانب سے نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ایک غیر ذمہ دارانہ حرکت ہے ۔بدقسمتی سے جناب وزیر قانون نے اس اشتہار کو اپنا لیا ہے ۔ یہ اس حکومت کے لئے ہی نہیں 'اس ایوان کے لئے ہی نہیں ' پاکستان کے عدالتی نظام ہی کے لئے نہیں 'پاکستان کے عدالتی نظام اور عدالتی وقار میں 28 نومبر 1997 کے بعد کا سیاہ ترین دن ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! 28 نومبر 1997 آپ کو یاد کرا دوں ۔ یہ وہ دن تھا جب وزیر قانون خود موجود تھے اور ان کے ساتھیوں نے ' ان کی پارٹی کے لوگوں نے اور ایم پی اے اور ایم این ایز نے مل کر سپریم کورٹ پر حملہ کیا تھا ۔ آج میں اس کو تاریخ میں لکھنا چاہتا ہوں ۔ اس کے بعد عدالتی نظام سے متعلق وزیر قانون کا بیان جس میں ایسے اشتہار کو اپنایا جا رہا ہے ' جس میں سب کچھ کہہ دینے کے بعد حقائق بولتے ہیں' اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ یہ دستاویزی

ثبوت عدالتوں میں پیش کر دیئے گئے ہیں' یہ مقدمات اپنے آخری اور نتیجہ خیز مراحل میں داخل ہو چکے ہیں - یہ اشتہار آپ جانتے ہیں ، عوام کو ، آپ جانتے ہیں خواص کو ، آپ جانتے ہیں اس اشتہار کے ذریعے خود فاضل ججوں کو متاثر کرنا ہے - میرا خیال تھا کہ کوئی پاکستان کا وزیر قانون ایسا نہیں ہو گا ، کبھی نہیں ہو گا اور خدا نہ کرے کہ آج کے بعد ، ان کے بعد ، ان کے علاوہ کوئی اور ہو جو ایسے اشتہار کو ، ایسی دیدہ دلیری کے ساتھ عدالتوں کی توہین کو اس طرح گلے لگا کر اپنائے۔ مجھے اس بات کا دکھ ہوا ہے اور 28 نومبر کے بعد اس عدالتی نظام کے لئے یہ سب سے سیاہ ترین دن ہے۔

پھر جناب ! دوسری بات جو ہے۔ انہوں نے جو مجھ پر ذاتی حملہ کیا۔ آپ فرماتے ہیں معلوم نہیں میری ان کے ساتھ کب گفتگو ہوئی۔ ایک دفعہ ہوئی۔ جب ذرا سی، تھوڑی سی انہوں نے مجھ سے بے تکلفی سے بات کی - آپ کو معلوم ہے کہ ویسے بے تکلفی آپ کا مزاج نہیں ہے - میرا کچھ ہے - سارے لوگ جانتے ہیں ۔تھوڑا سا اپنا اپنا مزاج ہوتا ہے - آپ تو اپنے اندر ہی رہتے ہیں تو بہرحال آپ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا ہم کہتے ہیں' privately ہم یہ کہتے ہیں' بھئی privately ہم میں سے کس نے آپ سے ملاقات کی اور privately اگر کبھی میری ملاقات آپ سے ہوئی تو آپ نے میاں محمد نواز شریف صاحب کے بارے میں جو کلمات فرمائے یا سپریم کورٹ میں فرمائے، وہ میں آج آپ کو بتاؤں۔ آپ بات کرتے ہیں کہ وزارت ملی ہوئی ہے' اپنا کام چل رہا ہے اور دن گزار رہے ہیں۔ دن گزارتے جاؤ۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم تو کہتے ہیں، ہم تو خوش ہیں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ جناب خالد انور صاحب میاں نواز شریف کے وزیر قانون ہیں۔ چونکہ ہم تو میاں صاحب کے مخالف ہیں' ہم تو چاہتے ہیں کہ ایسے بڑے بڑے پتھر ان کی کشتی میں پڑیں اور کشتی ڈوب جائے۔ کشتی جلدی ڈوبے گی' اتنا بڑا پتھر' اتنا بھاری پتھر اور کون سا ملے گا - پیچھے تو بڑے بڑے شرفاء بیٹھے ہیں اور کئی قانون دان بیٹھے ہیں۔ ایک ان کو صاحب مل گیا ہے۔ اور آپ فرماتے کیا ہیں ، آپ فرماتے ہیں میں اس کو ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہوں۔ یہ بہت ضروری بات ہے اور میں اس ریکارڈ کی ٹیپ چاہوں گا کیونکہ یہ بالکل انہوں نے واضح طور پر کہہ دیا ہے - جناب! سرکار اپنی evidence close کر چکی ہے۔ جس کمیشن کی یہ بات فرما رہے ہیں - ان کو معلوم نہیں ۔آپ عدالتوں کے process سے بے بہرہ ہیں۔ ایک دو مقدمات میں قسمت چمکی - بڑی اچھی اور بہت اچھی بات ہے - اللہ اور چمکائے۔ ہم خوش ہیں۔ میں

تو خوش ہوں۔ جب آپ کو اس کرسی پر بیٹھے دیکھتا ہوں ، جب بھی دیکھتا ہوں ،بڑی خوشی ہوتی ہے۔ چونکہ میاں نواز شریف کو اور اس سے زیادہ۔۔۔

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو

تو جناب آپ فرماتے کیا ہیں ۔ بھئی مجھے بڑا مزا آیا ۔ جس پر ہم سب نے داد دی ہے ۔ بات آپ نے کی ہے۔ داد ہم نے دی ہے۔آپ نے یہ کہا ہے کہ prosecution کا فرض ہے کہ وہcase ثابت کرے۔ ارے بھئی آپ نے تو اپنی evidence close کر دی ہے۔ اگر اب بھی ثابت نہیں ہوا تو پھر کب ہو گا۔ آپ نےevidence close ہونے کے بعد یہ درخواست دی ہے۔

Mr. Chairman: But if this should be argued in the court itself

یہاں پر بحث سے کیا فائدہ ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ وزیر قانون نے آج بہت اہم انکشاف کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ وہ اس لئے کہ آپ نے point raise کیا انہوں نے جواب دے دیا ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب! اس قدر اہم انکشاف کیا ہے۔ جناب! اس اشتہار سے بات نکلی اور چلی۔ آپ نے کہا بے نظیر بھٹو، آصف زرداری اور ان کے حواریوں کے خلاف ٹھوس دستاویزی ثبوت حاصل کرکے عدالتوں میں پیش کر دیئے ہیں۔ اس اشتہار میں کہہ رہے ہیں کہ ٹھوس دستاویزی ثبوت عدالتوں میں پیش کردیئے ہیں۔ آپ کا بیان ہے کہ وہ ٹھوس نہیں ہیں کیونکہ verification ابھی ہونی ہے ۔ ہمارا کام ہے ، ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کو ثابت کریں۔ بھئی جج ڈیو سے یا جس سے بھی لینا تھا، اس سوئس کورٹ کی بات کر رہے ہیں، وہ تو پہلے کرنا تھا۔ بھئی آپ کی بس تو گزر گئی، آپ کو تو کوئی فائدہ نہیں ہے ؛ آپ کی تو سب بسیں رائیگاں ہیں، جو آ رہی ہیں وہ بھی رائیگاں، جو جا رہی ہیں وہ بھی رائیگاں۔ میری وکالت کے بارے میں تو آپ جملے کسنے سے رہ نہیں سکتے اور بیشک کسیں، وکالت میں یہی ہوتا ہے ، یہ وکالت کا ایک بہت بڑا سبق ہے کہ وکیل آپس میں ایک دوسرے کے خلاف بولتے ہیں، پھر ایک اکٹھے جا کر چائے پیتے ہیں اور وہاں بیٹھے ہیں ۔ لیکن جو آپ کے ذہن اور آپ کی زبان میں مطابقت آ

گئی ہے ' بدقسمتی سے آپ کی زبان پر بھی وہ باتیں آ رہی ہیں جو آپ کے ذہن میں ہیں۔ میں آپ کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے ذہن میں یہ ابھی تک ہے کہ ہم نے کیس ثابت نہیں کیا اور آپ نے کہہ دیا اور آپ نے فرما دیا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ بلی تھیلے سے باہر آ گئی ہے۔ آج اتنی بڑی بات ہو گئی ہے عدالتوں کے لئے اور آپ کی تمام کارروائی کے لئے اور آپ وزیر قانون ہیں، جتنا عرصہ میاں نواز شریف رہتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو وزیر قانون رکھے۔

جناب چیئرمین! آپ نے دو تین باتیں فرمائیں۔ آپ نے یہ فرمایا کہ پیپلزپارٹی کی حکومت کے دورانیہ میں اخبارات میں اشتہارات آتے تھے۔ آپ نے کہا کہ آپ کو وہ یاد نہیں، یہ آپ کا کہنا تھا۔ آپ کی مراد یہ تھی ' آپ کا اشارہ یہ تھا ' آپ کا innuendo یہ تھا ' استعارہ یہ تھا کہ وہ غلط تھا۔ بھئی ایک منٹ کے لئے فرض کیجیے کہ وہ غلط تھا تو ایک غلطی کو کیا آپ جواز بنا رہے ہیں، یعنی آپ اعتراف کر رہے ہیں کہ آپ بھی غلطی پر تھے۔ اس دلیل میں ہی مضمر ہے یہ استدلال کہ آپ اقبال کر رہے ہیں ' اعتراف کر رہے ہیں کہ آپ نے جو کیا ہے یہ ناجائز ہے اور غلط ہے۔

جناب چیئرمین! ایک چیز اور عرض کرتا جاؤں کہ آپ کہتے ہیں کہ references جو ہیں ' عجیب منطق ہے، مجھے سمجھ نہیں آئی، کہتے ہیں کہ Leader of the Opposition نے یہ کہا کہ پہلے references file ہوئے، وہ سارے کے سارے بریت پر منتج ہوئے۔ بیشک یہ میں نے کہا۔ کہتے ہیں اب یہ subjudice کیسے ہے۔ بھائی صاحب جو نئے مقدمات آپ نے دائر کیے ہیں ' جن کا اس میں اظہار ہے ' جن کا اس میں ذکر ہے ان کی وجہ سے یہ subjudice ہے۔ آپ کو کب میں نے کہا کہ جن references کا 1992ء میں فیصلہ ہو گیا ' جن مقدمات کا 1993ء میں فیصلہ ہو گیا ان کی زد میں یہ آتے ہیں اور یہ subjudice ہیں۔ بات کو توڑنے ' بات کو موڑنے ' بات کو بدلنے ' بات کو دوسرا رنگ دینے میں آپ کے وہی ذہن اور زبان کی مطابقت ہے جناب چیئرمین! جس کے بارے میں حکیم نیر واسطی (مرحوم) دو چار جملے فرما گئے ہیں اور میں وہ کسی اور موقع کے لئے محفوظ رکھتا ہوں۔ یہ آپ کے اپنے ذہن اور زبان میں مطابقت ہے جس کی وجہ سے یہ آ گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اس معاملے میں آخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک تعلق ہے خالد انور صاحب کا، کوئی ان کو اتنا seriously نہیں لیتا جتنا یہ مجھے seriously لیتے ہیں۔ اسی

لئے بات میں کرتا ہوں تو یہ کھڑے ہو جاتے ہیں جواب دینے کے لئے۔ بیشک اچھی بات ہے کچھ نہ کچھ تو ان کو اپنی نوکری، ملازمت پوری کرنی ہے۔ اصل معاملہ اس اشتہار کا ہے جو اخبارات میں 2 مارچ کو شائع ہوا ہے۔ آپ کہتے کیا ہیں کہ یہ legislative process ہے، بھائی صاحب پہلے اپنی فوج کو تو دیکھ لیں۔ آپ اس طرح کا رویہ ہمارے ساتھ رکھیں گے اور ہم سارے باہر چلے گئے تو آپ کا کورم کہاں ہے۔ آپ گنتی تو کر لیں۔ آپ ہمیں threat بھی کرتے ہیں، کہتے ہیں یہ ایجنڈا ہے۔ ایجنڈا آپ نے چلانا ہے، آپ Law Minister اچھے ہوئے، وکالت سے تو آپ نے پناہ لی Law Ministry میں آ کر، اب اور کہاں پناہ لیں گے۔ وہاں سے تو بھاگ کر آ گئے ادھر، بھائی ٹھیک ہے اچھا عزت دار مقام ہے، آپ بیٹھے رہیں، ٹھنڈا کمرہ ہے، اپنی نوکری پکی کریں، "ڈنگ" ٹپائیں لیکن۔

جناب چیئرمین۔ ان کا وہاں بھی کمرہ ٹھنڈا ہی تھا کوئی ایسی بات نہیں تھی۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ ماشااللہ ۔ لیکن جناب چیئرمین! ہمیں جب یہ دکھاتے، آپ خود فرمائیں یہ ہمیں کیسی دھمکی دیتے ہیں اور کیسی بات کہتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ دھمکی کی بات نہیں ہے۔ کہیں ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کا agreement ہو اور معاملہ آگے چلے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ آپ یہ دیکھیں جو ان کا رویہ ہے، یہی میں کہتا ہوں، میں نے اسی لئے ان کو سمجھانے کی کوشش کی کہ حکومت میں جب بیٹھے ہوتے ہیں، آپ کو معلوم ہے چیئرمین صاحب! جب ہماری حکومت تھی اور ملک قاسم صاحب مرحوم Leader of the House تھے، میں back bencher تھا، میں ایک دفعہ نہیں کھڑا ہوا ۔ میں نے ایک تقریر نہیں کی ، میں نے ایک دفعہ شور نہیں ڈالا، میں نے ایک دفعہ آواز نہیں اٹھائی، کیوں کہ میرے وزراء ، ذرا ان میں سے کوئی اٹھنے لگتا تھا تو بھاگے آتے تھے کہ ٹھہرو، Legislation کرانی ہے، یار ان کو ساتھ لے کر چلنا ہے تم ایسا نہ کرو۔ یہاں ہمارے وزراء ، یہ لوگ اور خود وزیر قانون سب سے زیادہ ماچس لے کر، ماچس بردار، تیلی بردار وزیر قانون سب سے زیادہ انگیخت کرنے میں تیز ہیں ۔ میں تو حیران ہوں یہاں اسی ہاؤس میں آپ کے ساتھ ہماری کیا حیثیت تھی، ہم majority میں نہیں تھے ۔ لیکن رضا ربانی صاحب، اقبال حیدر صاحب، Legislation بھی کرواتے تھے۔ اب کیا کرتے ہیں اب دھمکی دیتے

ہیں، کہتے ہیں یہ کیا ہے دیکھو۔ ارے بھائی آپ کا کام منت سماجت سے چلے گا، آپ کا یہ رویہ کام نہیں دے گا۔ جس دن میاں یٰسین وٹو صاحب بیٹھے ہوتے ہیں اور آپ نہیں ہوتے اس دن legislation ہو جاتی ہے ۔ میاں یٰسین وٹو صاحب یا راجہ صاحب کی جو ہم عزت کرتے ہیں وہ اسلئے کہ ان کے ذہن اور ان کی زبان میں وہ مطابقت نہیں آئی نہ ہی ان کے ذہن ایسے ہیں، مختلف ذہن ہیں ۔ اور آپ کے ذہن اور آپ کی زبان میں جو مطابقت پیدا ہوگئی ہے پیر سائیں وہ اب ایسی ہے کہ اس کے ساتھ تعاون کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں اور جب تک اس اشتہار کے بارے میں دوٹوک طور پر جناب خالد انور Law Minister صاحب یہ نہیں فرماتے کہ یہ ان کی رائے میں توہین عدالت ہے یہ ان کی رائے میں ایسا اشتہار ہے جو حکومت کو نہیں دینا چاہیے۔ یہ ایسی کردار کشی ہے جو ایک ایسے معاملے سے متعلق ہے جو عدالت میں زیر سماعت ہے اور ان کے مطابق ان کو خبر ہوئی، ہمیں خبر نہیں، ابھی defence evidence ہونا ہے، کتنا ہونا ہے ان کو خبر ہوگئی کہ آخری اور نتیجہ خیز مراحل تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ اس نے کس سے پوچھا، یہ ان کو کس نے اطلاع دی ہے کہ آخری اور نتیجہ خیز مراحل ہیں۔ کیسے نتیجہ خیز مراحل ہیں، کوئی اسی مہینے میں فیصلہ آنے والا ہے۔ کوئی اگلے مہینے میں فیصلہ آنے والا ہے۔ کیا آپ کو اطلاع ہوگئی ہے، آپ جب تک اس سے disassociate نہیں کرتے ہماری جانب سے کوئی understanding نہیں، کوئی cooperation نہیں، جہاں تک ہوسکا آپ کا ایک بھی کام یہاں نہیں چلنے دیا جائے گا۔ آپ بیس دفعہ ہماری جانب یہ ایجنڈا لہرائیں۔ ہم یہ نہیں جانتے ہم یہ دیکھتے ہیں اور آپ کو یہ دکھاتے ہیں، آپ دیکھیں اس کو اور آپ بھی شرمسار ہوں مجھ کو بھی شرمسار کریں۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی فرمائیے ۔اتنی لمبی تقریر کے بعد I think I will give a chance to you. اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے مٹہ صاحب۔ جی خالد انور صاحب۔

جناب خالد انور ۔ بہت باتیں ہم نے سنیں ہیں جی۔ بہت سی ذاتی باتیں کی ہیں جن کا میں کوئی جواب نہیں دیتا، میں سمجھتا ہوں مناسب نہیں ہے۔ صرف ایک چیز پر آپ غور کریں کہ جو میں نے offer دی تھی محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ کے بارے میں اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ دنیا کے ہر ایک مسئلے کا جواب آگیا وہ جواب نہیں آیا اور کیوں نہیں آیا۔

چوہدری اعتزاز احسن ۔ جناب والا! یہ لوگ کون ہیں جو اتنے شیر بن رہے ہیں۔

محترمہ نے اس سے بہت پہلے ان کو کہا کہ جو چاہیں لکھوا لیں ، انہوں نے نیشنل اسمبلی کے فلور پر کہا ہے ۔ آج یہ point score کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جناب ! محترمہ نے بہت فراخدلی کے ساتھ total ان کو black لکھنے کو کہا ہے لیکن میں آج اسے مشروط کرتا ہوں۔ انہوں نے نہیں کیا لیکن میں کرتا ہوں۔ یہ ڈرتے کیوں تھے ۔ یہ اس لئے ڈرتے ہیں کہ کچھ بھی ان سے لکھوائیں گے پیچھے ساری fabrications ان کی پکڑی جاتی ہیں ، جنہوں نے سارے documents fabricate کئے ہیں اور جس طرح آج انہوں نے اپنایا ہے ، مجھے لگتا ہے کہ خود لامنسٹر صاحب بھی اس ساری سازش اور conspiracy میں ساتھی رہے ہیں۔ مجھے اب یہ محسوس ہونا شروع ہو گیا ہے۔ پہلے میں یہ سنتا تھا کہ سیف الرحمٰن صاحب ہیں، خالد انور صاحب ہیں اور ایک دو اور ہیں جو سب کچھ کر رہے ہیں۔ میں کہتا تھا کہ خالد انور صاحب نہیں ہو سکتے ۔ خالد انور صاحب ایک ایسے باپ کے بیٹے ہیں جو وزیر اعظم رہا ہے ، چوہدری محمد علی صاحب وزیر اعظم پاکستان رہے ہیں ، خاندانی شخص ہے ۔ اللہ کی قسم میں لوگوں سے جھگڑا کرتا رہا کہ خالد انور نہیں ہو سکتا ۔ وہ اس fabrication میں بالکل شامل نہیں ہو سکتا۔ آج شک ہونا شروع ہو گیا ۔ آج ان کی ان باتوں سے ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے میں مشروط کرتا ہوں ۔ ان کا ریکارڈ منگوا لیں ، ان کی باتوں سے پہلے کھلی offer تھی ، میں مشروط کرتا ہوں ۔ جب تک معاملات کو اس طرح چلائیں گے جس سے نہ صرف کردار کشی کی campaign سرکاری خرچ پر ہو ، ویسے آپ بیانات دیں ، آپ بے شک بیانات دیں ، اخبارت آزاد ہیں، پریس والے لکھیں ، ہمیں کچھ نہیں، لیکن پی ٹی وی اور اخباری اشتہارات کی campaign جو سرکاری خرچ سے کی جاتی ہے ، جب تک آپ ان کو discontinue نہیں کرتے اور judicial process کو fair اور totally unbias نہیں رہنے دیتے ، کیوں کہ ان اشتہارات سے آپ ان کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ، اس وقت تک کسی معاملے پر آپ کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں ہو سکتی۔

جناب چیئرمین۔جی بشیر مٹھ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹھ۔ جناب والا! میں بہت ہی احترام کے ساتھ' I don't know the words کہ کس طرح میں تھوڑا سا آپ سے احتجاج کروں۔ جناب والا! جب پارلیمنٹ میں اس قسم کی بحث شروع ہو جاتی ہے تو we feel absolutely redundant and superfluous کیوں کہ

ایک بات principle کی ہوتی ہے ۔ انہوں نے جو سوال اٹھایا تھا وہ یہ تھا کہ ایک اشتہار چھپا ہے اور اس کا ایک principle ہے not a detail, اس میں ایسا نہیں تھا۔ The Law Minister with due respect, I have great regard for him and I had a great admiration for him also previously when he fought that case. لیکن وہ اپنی بات کو repeat کرتے ہیں ' he says, I said, I said and you should notice etc., etc. بھئی ہم سمجھتے ہیں جو آپ اتنی فصاحت و بلاغت کے ساتھ کہتے ہیں تو ہم اس کو سمجھتے ہیں۔

I beg you please don't repeat your words because your one speech takes the time of two speeches and on this time all the Senators have a right, this time I would sir, beg you very respectfully that this time be distributed at least to the extent, it can judicially be distributed.

یہ سب کا حق ہوتا ہے۔ کوئی نہ کوئی بات میں بھی کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ اگر آپ تھوڑا سا تعاون کریں تو we can fix a time for these points of order.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Sir, the question you should put before the government was کہ یہ اشتہار آیا ہے اس پر آپ کی کیا پالیسی ہے۔ Whether you uphold this? Whether you support it کہ اس قسم کے اشتہارات آنے چاہییں ۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم support کریں گے تو لوگوں کو پتا چلے گا کہ وہ support کرتے ہیں۔ The basic purpose of Senate or Parliament is to air views and elicit views. اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری یہ پالیسی ٹھیک ہے تو قوم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہماری پالیسی ٹھیک ہے۔ جہاں تک عدالت کا تعلق ہے ' اگر یہ حکومت اتنی competent ہے تو اشتہار پر یہ چیزیں لانے کی بجائے عدالت میں جاکر ججوں کو سمجھائیں۔ They should put this case very argumentatively.

Mr. Chairman: But I would say the same thing to both sides.

یعنی دونوں سائیڈوں کو چاہیئے کہ یہ معاملہ عدالت میں لے جائیں۔

جناب بشیر احمد مٹہ: جناب اشتہار چھپا ہے۔ یہ اشتہار چھپنے کی بجائے عدالت میں جب کیس ہے، وہاں پر جا کر بات کریں۔

All the facts should be put before the court with great competence and expertise.

تو جب ہو جائے تو اس کا رزلٹ بھی آ جائے گا۔ اس کی بجائے کہ اس پر سینٹ کا وقت اس حد تک لیا جائے۔ دوسری بات میں ادب کے ساتھ یہ کروں گا کہ اگر اتنا عدالتوں کے احترام کا اور legal expertise کا لاءمنسٹری کو زعم ہے تو طارق عزیز بیچارہ اور اس کے ساتھ ۵ دیگر صاحبان، ممبران پارلیمنٹ کو تو contempt کا نوٹس ملا ہے۔ انہوں نے سپریم کورٹ کو جمعہ بازار سمجھ رکھا تھا۔ Although he was rebuked by the Speaker when he spoke like that in Parliament لیکن وہاں پر تو ان کو آزادی ملی۔ وہ بیچارہ وہاں پر پھنسا ہوا ہے۔ اگر اتنا ان کو acumen ہے تو they should go and help their parliamentarians in the Supreme Court. اس کے علاوہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

جناب چیئرمین: جی O.K۔ شفقت محمود صاحب۔

Mr. Shafqat Mehmood: I would not take too much of your time. I just want to reemphasise because I think, it is critical and crucial point raised by my brother Senator Bashir Matta, that the honourable Law Minister in his entire discourse which was, I don't know what is the right word to use because he was really wanting to ensure that the Opposition gets up, gets irritated and irked and takes them all. But he has throughout his discourse not taken a position on the fact that does he own these advertisements as a correct policy approach by the government. Does he feel that a prosecutor, sir, this a question over here, Ehtesab Bureau is a prosecutor, I am no lawyer but at least in my knowledge throughout whatever I have been able to see in these 50 years that no prosecutor has taken full paid advertisement to plead their case. Does the honourable Law Minister feel that the prosecutor has a right and does he feel

that this is correct and does he feel that this modality, this way of conducting business is a correct way of conducting business? What he has done very cleverly is, he started to pick holes in a number of arguments raised by the honourable Leader of the Opposition. He has tried to side track and bypass this fundamental issue. I want to hear him again sir, and I want to hear on the specific point.

جناب چیئرمین : دیکھیں یہ بھی طریقہ ہوتا ہے ۔ If you confine it to a particular issue, وہ issue raise کریں۔ اس کا جواب آ جائے گا۔ میں کسی کو روک نہیں سکتا۔ If you raise it in extended way, elaborately پھر میں اس کا جواب کیسے روک سکتا ہوں۔ You talk of the taxes, subjudice law, documents not being proved. یہ ساری باتیں آپ نے کی ہیں۔ اب اس طرح تو نہیں ہوسکتا کہ آپ بات کریں اور میں کہوں کہ جواب نہ دیں۔ Sorry, I can't do it.

جناب شفقت محمود : جناب چیئرمین! تھوڑا سا آپ کا بھی طریقہ میں نے اتنے سالوں سے دیکھا ہے، میں سمجھتا ہوں you enjoy legal arguments. I mean it not that, I am holding it against you, as an eminent lawyer, as somebody who has been....

جناب چیئرمین : میں کیا کروں سارے وکیل یہاں جمع ہیں۔ اعتزاز احسن ہیں، رضا ربانی ہیں، قائم علی شاہ ہیں، خالد انور ہیں، رجوانہ صاحب ہیں۔

Mr. Shafqat Mehmood: Sir, if you allow me, I mean, I am not accusing you....

Mr. Chairman: No, the question is yes, I don't mind legal arguments being raised. I don't mind it at all. But the point is that if you raise an issue, the issue was raised by the Leader of the Opposition and I have to give the right of reply to the honourable Law Minister. So, where I am at fault.

میرا اس میں کیا ہے۔ میں تو پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ کوئی اور ایجنڈا ہے تاکہ اس کے مطابق

apportion کرلوں۔ کہتے ہیں کہ اور کچھ نہیں ہے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔

Mr. Shafqat Mehmood: Sir, let me rephrase it, very simple question and I hope there is an answer. Does the Law Minister think that a prosecutor is correct in giving these kind of advertisements No.1. No.2. Does the Law Minister feel that this is a correct use of Government money?

Mr. Chairman: So, you want him to become your legal advisor today.

He is Legal Advisor of the Government. آپ تو ان سے opinion مانگ رہے ہیں۔

جناب شفقت محمود: نہیں جناب! opinion نہیں۔ جناب مہربانی کرکے مجھے ختم کرنے دیں۔ میں صرف گزارش یہ کر رہا ہوں کہ میں ان details میں نہیں جاتا۔ کیونکہ پھر وہ بھی detail میں جائیں گے، میں تو یہ کہہ رہا ہوں، آپ اس کو اس طرح سے سمجھیں کہ I am a layman and I want to be educated. Sir, as a layman, not as a politician, I was really shocked when I saw these advertisements that can a prosecutor give these kinds of ads.

جناب چیئرمین: صفدر عباسی صاحب! اب کیا سازش ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میں ان کو ٹھنڈا کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: لیکن میری نظر آپ پر ہوتی ہے۔ So, you have to be careful. جی شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود: جناب! ہماری بات تو سنتا ہی کوئی نہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ میں غلطی سے وکیل نہیں ہوں، گزارش یہ کر رہا ہوں کہ ایک تو genuinely, seriously, I want to be educated کہ ایک prosecutor کا وہ argument جو کہ وہ courts میں دے رہا ہے، کیا یہ correct ہے legally, morally, for a prosecutor to take advertisements of this kind in newspapers, that is No.1. No.2, although احتساب بیورو کی وہاں مہر لگی ہے اور

حکومت کا وہاں پر insignia بنا ہوا ہے، کیا حکومت ان ads کو own کرتی ہے؟ نمبر3- یہ ہے کہ کیا اس سے یہ تاثر نہیں ملے گا جو کہ بڑی دیر سے چلتا آ رہا تھا کہ یہ احتساب کا process نہیں ہے، یہ صرف بدنام کرنے کا process ہے اور قانونی process کو use کیا جا رہا ہے۔

only for on e purpose and tha is to malign one's political opponent. Does the Law Minister think that the use of ads enhances and in a sense, substantiates that argument that if the prosecutor is going out in public with large scale advertisement that reinforces the argument that the real purpose of this accountability process is not to punish anybody's alleged wrongs or misdeeds but actually to politically take advantage and malign them in public.

تو مجھے یہ ان مختصر points پر اور کسی point کا جواب نہ دیں، کہہ دیں کہ جناب یہ advertisements درست ہیں اور ہم ان کو own کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر حئی بلوچ صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب چیئرمین! کافی دیر سے ہم یہ سن رہے ہیں، گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ ہوگیا ہے، میں آپ کو حقیقت میں کہتا ہوں کہ لوٹ مار میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ بدقسمتی یہ ہے کہ یہ دونوں بڑی پارٹیاں یا غیر جمہوری حکومتیں جو بھی آئیں اس ملک میں سب نے لوٹا ہے۔ سب نے عوام کی بیخ کنی کی ہے۔ سب نے بیدردی سے اس ملک کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ اب یہاں صرف باتیں اور خوبصورت تقریریں ہوتی ہیں۔ حقائق یہ ہیں کہ غیر جمہوری قوتوں سے لے کر جو بھی اس ملک میں اقتدار میں آئے یا جو جمہوریت کے نام پر آئے، فرق صرف یہ ہے کہ کوئی چھوٹا چور ہے کوئی بڑا چور ہے۔ سب چوری کرتے ہیں۔ اگر یہ چوری نہیں کرتے تو یہ ہمارے ہمسایہ ممالک کتنی ترقی کر چکے ہیں اور آج ہم بھوک اور افلاس کی زندگی گزار رہے ہیں، آج لوگ فاقہ کشی پر مجبور ہیں۔ کروڑوں لوگ اس ملک کے دو وقت کی نان جویں کے محتاج ہیں۔ کس نے لوٹا اس ملک کو۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ہم باتیں خوبصورت کرتے ہیں۔ اور ہمارا کوئی check and balance نہیں ہے۔ جناب والا! کوئی قابل اعتماد احتساب کا ادارہ اس ملک میں نہیں ہے۔ سب آکر اپنی مرضی کے ادارے بناتے ہیں۔ One way احتساب ہوتا ہے۔ کہیں دنیا میں

احتساب one way ہوا ہے۔ اگر ملک کے اندر ایک مستقل احتساب کا ادارہ ہو جو غیر جانبدار ہو، جو سب کے لئے قابل قبول ہو، جو حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں کے لئے قابل قبول ہو۔ آپ بے آئیں ایک غیر جانبدار احتساب کا ادارہ جو احتساب کرے۔ میں حیران ہوتا ہوں جناب والا! یہ بڑے بڑے بنگلے، یہ بڑی بڑی جائیدادیں، یہ بنک بیلنسز، یہ اربوں ڈالرز جو اس ملک سے لوٹے گئے ہیں، یہ احتساب والے افراد کو نظر بھی نہیں آتے۔ جناب دس دس بنگلے، بیس بیس بنگلے، ایک آدمی کی تنخواہ پندرہ ہزار ہے، میں پوچھتا ہوں کہ اس ملک کا سب سے بڑا جو بیوروکریٹ ہے، اس کی کیا تنخواہ ہے بیس ہزار۔

جناب چیئرمین : آپ نے تو تقریر شروع کر دی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب والا! یہ تو بیس ہزار lunch پر خرچ ہو جاتے ہیں۔ جناب والا! یہ جو اتنے محلات بنے ہوئے ہیں، یہ سارا اسلام آباد اتنا خوبصورت ہے یہ سرمایہ دار، جاگیردار، بیوروکریٹس کا نہیں ہے تو کس کا ہے۔ یہ جو بڑے بڑے محل بن جاتے ہیں یہ کس کے ہیں۔

جناب چیئرمین : اچھا جی، اب کل کیا کرنا ہے۔ ٹھیک ہے عبدالحئی صاحب کافی ہو گئی ہے۔ کل صبح رکھنا ہے کہ شام کو رکھنا ہے۔

جناب راجہ ظفر الحق : شام کا رکھیں۔

جناب چیئرمین : شام کا رکھیں، ٹھیک ہے جی۔

جناب خالد انور : میرا جواب آنے والا ہے۔

جناب چیئرمین : چار کو صبح کر لیں گے۔ پہلے خالد انور صاحب جواب دے لیں۔

جناب خالد انور : پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ مجھے بڑی خوشی ہے کہ ہمارے دوست ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب کی اللہ کے فضل و کرم سے صحت اب بالکل ٹھیک ہو گئی ہے۔ جس قسم کی جوشیلی انہوں نے آج تقریر کی ہے میرا دل بڑا خوش ہوا ہے کہ ان کی صحت بالکل ٹھیک ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں ان کی طبیعت خراب کب تھی۔

(مداخلت)

جناب خالد انور : اگر اعتزاز احسن صاحب ذرا صبر کرلیں تو میں تھوڑا جواب دے دوں۔ پیچھے سے ڈیمانڈ ہے کہ میں جواب دوں۔ لیکن اعتزاز صاحب چاہتے ہیں کہ میں جواب نہ دوں۔ میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ ایک قانونی مسئلہ ہے اس کا جواب ہونا چاہیئے۔ اس جواب کے دو حصے ہیں۔

I think we should be absolutely clear about both the parts. Firstly, if a case is pending in a court of law, the appropriate procedure, both for the prosecution and the defence is to allow the court to decide calmly, dispassionately on the merits. What have we seen over the last two years? Every time Mohtarma makes a statement, "the documents are forged, the bank statements are forged, the judges are biased," and she had said and that is a comment made which is very significant. That is a very significant comment made, because the whole foundation of the argument is if a case is pending in court there should not be any comment on that. But they are the ones who first violate this principle, they are the ones who had been violating it for the last two years. She never makes a statement without making an allegation, without waiting for the judge to decide, she blames the prosecution, she doubts the genuineness of the documents, those very documents which are referred to in that advertisement. She started it by publicly saying in press conferences, one after another, that these documents are forged. This is what the Leader of the Opposition even the gentleman sitting there, he also had been repeating again and again. She is not a lawyer, he is a lawyer, he should have known better, but he forgets all his law once he gets up on the floor of the House. Now, sir, I have stated this as a proposition of law, the appropriate step is, neither the prosecution nor the accused, should make a statement. This advertisement is a reply to those illegal allegations made in public. Once you admit the allegations were wrong then the answer can come but not until then.

(مداخلت)

جناب چیئرمین : آپ مجبور نہیں کر سکتے کہ جواب اس طرح سے دیں' وہ جواب دے رہے ہیں۔

جناب خالد انور : جو محترمہ نے فرمایا تھا وہ بھی غلط تھا۔

جناب چیئرمین : پلیز صفدر عباسی صاحب۔

جناب خالد انور : میں ایک اور عرض کرتا ہوں لیٹ ہو رہے ہیں۔ میں ایک مختصر عرض کرتا ہوں۔

Sir, there are certain aspects, there are certain cases which have a dimension of public policy and sir, there are certain countries, I am not going to mention the name of that country, there has been lengthy litigation in that country involving the head of state and throughout the course of that litigation, the newspapers and television have been commenting on that. If something is a matter of grave public concern, it is normal, it is customary in democratic countries that the press does discuss these cases.

(interruption)

جناب چیئرمین : عباسی صاحب! آپ نے میرے خیال میں رضا ربانی کو ٹھنڈا کر دیا ہے۔ خود گرم ہو گئے ہیں۔ عجیب بات ہے۔ You succeeded in cooling Raza Rabbani and you have warmed up yourself.

Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, Khalid Anwar Sahib is a rich man. He got a lot of money. He is a biggest tax payer.

اپنا حساب نکالیں ناں۔ نواز شریف امیر آدمی ہے۔ Why these advertisements on public money?

(مداخلت)

جناب خالد انور ، میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر دونوں sides سے زیادہ صبر ہو گا، زیادہ تحمل ہو گا ، اگر وہ بھی allegations نہیں لگائیں گے ، احتساب بیورو بھی نہیں کرے گا تو وہ بہتر ماحول ہو گا۔ میری عرض ہے دونوں sides سے کیونکہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے ، ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔ میری عرض ہے کہ اس بنیاد پر آگے چلنا چاہیئے۔ مہربانی۔

Mr. Chairman: O.K. Safdar Abbasi Sahib.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ، میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ خالد انور صاحب کو آج یاد آیا ہے۔ پچھلے دو سال سے احتساب بیورو یا اس سے پہلے احتساب سیل، بیورو تو ہے ہی نہیں ، سیل ہے یہ ، "چندہ بیٹری سیل" ، نے مسلسل campaign چلائی ہوئی ہے state television پر ، اخبارات میں ، یہ کہتے ہیں کہ بی بی محترمہ اس issue کو internationalize کیوں کرتی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اسے internationalize کیا ہے۔ آپ نے کوئی ملک نہیں چھوڑا ، you went on an official expedition, آپ تو مچھلیاں پکڑنے جا رہے تھے۔ آپ نے کس ملک کو چھوڑا ہے جس کے head of state کو یا وہاں کے Attorney General کو آپ نے letter نہیں لکھا۔ آپ نے پوری دنیا میں، چاہے وہ ارجنٹینا ہو، برازیل ہو، فرانس ہو، سپین ہو، سوئیزرلینڈ ہو، جرمنی ہو، برطانیہ ہو ، United States ہو ، کینیڈا ہو، آپ نے ہر country کو خط لکھا ۔ اس کا کوئی جواز تھا ؟ اس کے نتیجے میں کیا ہوا ہے ۔ نتیجے میں صرف ایک کیس، اور وہی ARY دبئی میں ٹیلیویژن کا ہونے والا event promote کر رہا ہے۔ ARY اسے کیوں promote کر رہا ہے؟ ان کا SGS والے کیس میں بھی accusation یہ ہے کہ پیسے ARY کے through transfer ہوئے ۔ وہ ARY تو آج آپ کی گود میں بیٹھا ہوا ہے۔ جناب ! یہ کس کس کیس کی بات کرتے ہیں۔ چھ کیس آپ نے ڈالے ہوئے ہیں اور سوائے اس کیس کے جو کسی حد تک آگے بڑھا ہے ، باقی سب cases آپ نے cold storage میں رکھے ہیں۔ ان سے پوچھئے وہ کدھر ہیں۔ ARY کدھر ہے۔ SGS کیس کدھر ہے؟

جناب چیئرمین ، بہرحال بجائے اس کے کہ ہم یہاں اس بحث میں پڑیں، آپ عدالت میں جائیں، وہ بھی اور آپ بھی، یہاں پر کیا فیصلہ ہو سکتا ہے؟

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ، نہیں جناب ! ہم نہیں جائیں گے because

advertisement is just on public money, یہ سلسلہ بند ہونا چاہیئے۔ اس اشتہاری مہم کو ان کو بند کرنا پڑے گا۔ ہم ہر stage پر، اس پارلیمنٹ میں، نیشنل اسمبلی میں، سینٹ میں، provincial assemblies اور سڑکوں پر till justice اس کا مقابلہ کریں گے۔ ٹھیک ہے بے نظیر بھٹو سے ہمارا جذباتی لگاؤ ہے۔ ہم اس کی reputation کو بڑھانے کے لئے جہاں تک بھی ہو سکا، اس کو بچانے کے لئے ہم آپ کے ساتھ لڑیں گے، چاہے پارلیمنٹ ہو، اس طرح نہیں چلنے دیں گے۔ They have to come out with the more responsible attitude جو کہ گورنمنٹ کا ہونا چاہیئے اگر انہیں ہماری cooperation چاہیئے۔

جناب چیئرمین: جی راشدی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ جی اکرم شاہ صاحب! آپ کس چیز پر بات کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب اکرم شاہ خان: جناب جب ڈاکٹر حئی صاحب بولنے لگے تو آپ بھی اور سارا ہاؤس کھڑا ہو گیا کہ کل کیا کرنا ہے۔ اب اس کو ختم کرنا ہے۔ صرف یہ تھا کہ ڈاکٹر حئی صاحب کی باتیں شاید ان باتوں سے مختلف تھیں۔

جناب چیئرمین: جناب! سب کی باتیں ہوتی ہیں، آخر کوئی limit بھی تو ہوتی ہے۔

جناب اکرم شاہ خان: لیکن جناب! آپ نے بالکل اس طرح کہا کہ کل کیا کرنا ہے، کل کس وقت رکھیں اور سب وزراء بھی کھڑے ہو گئے۔ آپ نے ڈاکٹر صاحب کو منع کر دیا۔ جناب! اور کچھ نہیں تھا، صرف وہ باتیں ان باتوں سے مختلف تھیں۔

جناب چیئرمین: جی وہ مختلف تھیں because یہ تو پھر general issue ہو گیا corruption کا۔ اس وقت جو بات ہو رہی تھی وہ point of order raise کیا تھا اشتہار پر۔ حئی صاحب نے general corruption کی بات شروع کر دی۔ میں نے کہا ختم کریں۔ اب آگے چلیں۔

جناب اکرم شاہ خان: جناب! یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب راشدی صاحب۔ چھوٹی بات کریں اب وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب حسین شاہ راشدی: جناب! وقت تو میرے بولتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ میرا ایک مودبانہ مشورہ یہ تھا کہ میں نے کچھ دنوں سے دیکھا ہے کہ آپ کی گردن بائیں طرف پوری

طرح غالباً نہیں مڑتی اس لئے میں نظر انداز ہوتا ہوں۔ اب مڑی ہے تو میں اس مسئلے پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔

جناب چیئرمین: چلیں پھر کل کریں۔ آج تو ختم ہو گیا ہے وقت۔

جناب حسین شاہ راشدی: اچھا جناب کل کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، اس مسئلے پر نہیں، کل کسی اور مسئلے پر۔

جناب حسین شاہ راشدی: نہیں جناب کل اسی پر۔

Mr. Chairman: The House is adjourned to meet again tomorrow at 5.00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again at five of the clock in the evening on Tuesday, March 03, 1999]